عربی، اُردو اور انگریزی میں
ایصالِ ثواب کے موضوع پر
چالیس احادیثِ رسول ﷺ کا حسین گلدستہ

بنام

چالیس احادیث
ایصالِ ثواب

تالیف : محمد رحمت علی امجدی غفرلہ
M. : 9284514841

عربی، اُردو اور انگریزی میں
ایصال ثواب کے موضوع پر چالیس احادیث رسول ﷺ کا حسین گلدستہ

بنام

چالیس احادیث ایصال ثواب

مولف
مفتی محمد رحمت علی برکاتی امجدی
خلیفہ حضور محدث کبیر و حضور داماد تاج الشریعہ
شیخ الحدیث: جامعہ اہل سنت صادق العلوم ناسک
استاد: شعبہ تخصص فی الفقہ امام احمد رضا لرننگ اینڈ ریسرچ سینٹر ناسک
وخطیب و امام: گلشن طیبہ مسجد منوہر مارکیٹ ناسک

جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں

نام کتاب : چالیس احادیث ایصال ثواب

نام مصنف : مفتی رحمت علی امجدی
شیخ الحدیث: جامعہ اہل سنت صادق العلوم ناسک

مقدمہ وکمپوزنگ : مفتی مشتاق احمد اویسی امجدی
پرنسپل امام احمد رضا لرننگ اینڈ ریسرچ سینٹر ناسک

پروف ریڈنگ : مولانا حسنین رضا متعلم شعبۂ تخصص فی الفقہ امام احمد رضا لرنگ سینٹر ناسک

سن اشاعت : ۱۴۴۰ھ ۲۰۱۹ء

تعداد اشاعت : ۱۱۰۰

ناشر : کنزالایمان فاؤنڈیشن تاراپٹی

صفحات : ۵۴

استبراک: شیر خدا مولا علی کرم اللہ وجہہ الکریم، طیبہ طاہرہ شہزادیٔ رسول فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالی عنہا، امامین کریمین سیدنا حسن وسیدنا حسین رضی اللہ تعالی عنہما و محسن ملت مفتی محمد شعیب رضا نعیمی رحمۃ اللہ علیہ

ملنے کے پتے

جامعہ اہل سنت صادق العلوم شاہی مسجد ناسک

امام احمد رضا لرنگ اینڈ ریسرچ سینٹر ناسک

رضا فاؤنڈیشن، تاراپٹی، دھنوشہ، نیپال

دار العلوم نور محمدی مناور دھار ایم پی

خانقاہ برکات لہنہ شریف دھنوشہ نیپال

دار العلوم نوریہ برکاتیہ جیش العلوم بیرا، جئے نگر مدھوبنی بہار،

گلشن طیبہ مسجد منوہر مارکیٹ، ناسک

فہرست

نمبر	عناوین	صفحہ نمبر
۱	انتساب	۵
۲	دعائیہ کلمات	۶
۳	تقریظ حسن	۷
۴	تقدیم جلیل	۸
۵	عرض مولف	۱۰
۶	ایصال ثواب کا بیان	۱۳
۷	مردے کو ہر قسم کا ثواب پہونچتا ہے بدنی ہو یا مالی یا دونوں کا مجموعہ	۱۴
۸	ماں باپ کی طرف سے حج کرنا	۱۵
۹	ترشاخ عذاب میں کمی کا ذریعہ	۱۹
۱۰	ام سعد کا کنواں	۲۱
۱۱	دعائے مغفرت میت کے لئے بہترین تحفہ	۲۲
۱۲	صدقات جاریہ	۲۴
۱۳	میت کی طرف سے قربانی کرنا	۲۵
۱۴	میت کی طرف سے غلام آزاد کرنا	۲۶
۱۵	میت کے لیے دعائے مغفرت	۲۹
۱۶	عذاب میں آسانی	۳۰
۱۷	یسین شریف کی برکت	۳۱
۱۸	والدین کی طرف سے صدقہ دینا	۳۱
۱۹	مردوں کی تعداد کے برابر ثواب	۳۳
۲۰	گناہوں کی بخشش کا ذریعہ	۳۳

نمبر	عناوین	صفحہ نمبر
۲۱	قبرستان میں میت کے لیے مغفرت اور ثبات قدمی کی دعاء کرنا	۳۵
۲۲	والدین کے لیے استغفار کرنے سے نجات	۳۵
۲۳	ماں باپ کے لیے نفلی عبادتوں کا ثواب	۳۶
۲۴	میت کے لیے اجر	۳۷
۲۵	صدقہ گناہوں کا کفارہ ہوتا ہے	۳۸
۲۶	جنت میں بلند مقام کا سبب	۳۹
۲۷	اولاد کی دعائے مغفرت ڈھیروں ثواب کا باعث	۴۰
۲۸	میت کی طرف سے صدقہ کرنا	۴۰
۲۹	سامان بخشش	۴۱
۳۰	مسلمان میت کو ثواب ضرور پہونچے گا	۴۲
۳۱	مرنے کے بعد بھی سات چیزیں باعث اجر ہیں	۴۴
۳۲	دوزخ سے آزادی نصیب ہوگی	۴۵
۳۳	دس حج کا ثواب	۴۶
۳۴	ماں باپ کی روحیں خوش ہوتی ہیں	۴۶
۳۵	روز محشر نیکوں کا ساتھ نصیب ہوگا	۴۷
۳۶	حج مقبول کے برابر ثواب	۴۸
۳۷	حروف یٰسین شریف کی تعداد برابر مغفرت	۴۹
۳۸	مصادر و مراجع	۵۰
۳۹	تعارف مولف	۵۱
۴۰	برائے مغفرت و ترقی درجات	۵۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم

انتساب

امام الائمہ، سراج الائمہ، کاشفۃ الغمہ سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت تابعی رحمۃ اللہ علیہ
شیخ الجن والانس قدوۃ الاقطاب غوث اعظم سیدنا شیخ عبد القادر جیلانی بغدادی رحمۃ اللہ علیہ
شہنشاہ ہندوستان خواجۂ خواجگاں حضرت خواجہ معین الدین چشتی سنجری اجمیری رحمۃ اللہ علیہ
خاتم الاکابر معدن برکات فخر الاقطاب حضرت علامہ سید آل رسول میاں برکاتی مارہروی رحمۃ اللہ علیہ
شہنشاہ ناسک عارف باللہ پیر سید صادق شاہ حسینی چشتی رحمۃ اللہ علیہ
فقیہ اسلام مجدد اعظم اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان قادری برکاتی بریلوی رحمۃ اللہ علیہ
فقیہ اعظم صدر الشریعہ بدر الطریقہ علامہ شاہ مفتی محمد امجد علی قادری رضوی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ
مفتی اعظم علامہ شاہ ابوالبرکات آل الرحمن محمد مصطفیٰ رضا خان قادری نوری بریلوی رحمۃ اللہ علیہ
استاذ العلماء جلالۃ العلم حافظ ملت علامہ عبد العزیز محدث مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ
وارث علوم اعلیٰ حضرت جانشین مفتی اعظم ہند حضور تاج الشریعہ الشاہ الحاج مفتی محمد اختر رضا خان قادری ازہری مدظلہ العالی
مظہر مفتی اعظم شیخ المتقین الحاج مفتی محمد رجب علی قادری نانپاروی رحمۃ اللہ علیہ خلیفہ مفتی اعظم ہند ومحدث بجنوری
ممتاز الفقہاء سلطان الاساتذہ حضور محدث کبیر الشاہ الحاج علامہ مفتی ضیاء المصطفیٰ قادری مدظلہ النورانی
صوفی باصفا عامل کبیر حضور پیر جی رحمۃ اللہ علیہ ممبئی
قاضی القضاۃ مفتی اعظم شیر نیپال حضرت علامہ جیش محمد صدیقی برکاتی صاحب قبلہ صاحب سجادہ خانقاہ برکات لہنہ شریف نیپال
محسن ملت داماد حضور تاج الشریعہ مفتی محمد شعیب رضا قادری نعیمی رحمۃ اللہ علیہ
نبیرۂ اعلیٰ حضرت، جانشین داماد حضور تاج الشریعہ حمزہ میاں قادری

غبار راہ مدینہ
محمد رحمت علی امجدی غفرلہ، ۱۲؍شعبان ۱۴۳۹ھ

تقدیم جلیل

فاضل علوم اسلامیہ حضرت مولانا مفتی مشتاق احمد اویسی امجدی

صدر المدرسین: امام احمد رضا لرننگ اینڈ ریسرچ سینٹر ، ناسک، مہاراشٹر

مبسملا و محامدا و مصلیا

چند روز ہوئے کہ محب مکرم حضرت مفتی رحمت علی امجدی مدظلہ العالی اپنی پہلی قلمی کاوش "چالیس احادیث ایصال ثواب" اس کم مایہ کے پاس لے کر تشریف لائے اور حکم عالی ہوا کہ کمپیوٹر پر اسے ٹائپ کردوں، حکم پاتے ہی تعمیل حکم میں مصروف ہوگیا اور دیکھتے ہی دیکھتے برقی کتابت پایۂ تکمیل کو پہونچ گئی، اس دوران میں نے جو کچھ محسوس کیا اسے قارئین کی نذر کر رہا ہوں۔

یقیناً زندوں کے عمل خیر سے مومن مردوں کو نفع پہونچتا ہے جسے اصطلاح میں ایصال ثواب اور عام زبان میں فاتحہ اور نذرونیاز بھی کہتے ہیں، یہ ایک ایسی حقیقت ہے جس کا ثبوت کتاب وسنت اور کتب فقہ وفتاوی میں موجود ہے، سردست وہ حدیث پاک نقل کرتا ہوں جسے فاضل مصنف نے بھی ضبط تحریر فرمائی ہے: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آقائے کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب انسان مرجاتا ہے تو اس کا دفتر عمل بند ہو جاتا ہے مگر تین چیزیں ایسی ہیں کہ ان کا ثواب مرنے والے کو ملتا رہتا ہے ایک صدقۂ جاریہ ، دوسرے وہ علم جس سے نفع اٹھایا جائے، تیسرے نیک اولاد جو اپنے ماں باپ کے لیے دعا کرتی ہے [رواہ مسلم فی صحیحہ] الفاظ حدیث یہ ہیں: عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ: قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا مات الانسان انقطع عنہ عملہ الا من ثلثۃ الا من صدقۃ جاریۃ او علم ینتفع بہ اوولدصالح یدعولہ۔

[مسلم، ج:۱، ص:۴۱، ابوداؤد، ج:۲، ص:۳۹۸، مشکوۃ، کتاب العلم، ص:۳۲]۔

اس موضوع پر علمائے اہل سنت نے بھی کتب ورسائل تصنیف فرمائے ہیں چنانچہ علامہ عبد السمیع قدس سرہ کی "انوار ساطعہ دربیان مولود وفاتحہ" اور ملک العلماء علامہ سید ظفر الدین بہاری علیہ رحمۃ اللہ الباری کی "نصرۃ الاصحاب فی اثبات ایصال ثواب" اسی نوع کی

مطول ومختصر اور انتہائی معتبر و مستند کتب ہیں جن میں اپنے موقف کے اثبات کے ساتھ ساتھ منکرین کے کارد بلیغ بھی ہے، ان کے علاوہ دیگر رسائل وکتب مارکیٹ میں دستیاب ہیں ،اسی سلسلے کی ایک حسین کڑی زیر نظر رسالہ مبارکہ" **چالیس احادیث ایصال ثواب**" بھی ہے۔

الحمدللہ اس فقیر اویسی کو اس مجموعۂ احادیث کی کمپوزنگ اور نظم احادیث پر اعراب لگانے کا شرف حاصل ہوا، اس دوران مجھے اندازہ ہوا کہ گو موضوع قدیم ہے مگر اس کے باجود حضرت مولف موصوف نے سب سے منفرد و جداگانہ انداز و اسلوب میں اچھی کوشش فرمائی ہے، عمدہ عناوین ،اور احادیث طیبہ کی مناسب تشریح نے اس میں مزید چار چاند لگا دیا ہے جو پڑھنے کے قابل ہے، نیز استاذ گرامی حضور محدث کبیر علامہ مفتی ضیاء المصطفیٰ قادری مدظلہ النورانی کا اسے مطالعہ فرمانا اور اپنے دعائیہ کلمات سے نوازنا اس مجموعہ کے مستند ہونے کی واضح دلیل ہے، خاص بات یہ ہے کہ فاضل موصوف نے اس عنوان پر چالیس احادیث کو جمع فرمایا ہے جو بہترین زاد آخرت اور ذریعہ نجات ہے۔

اس رسالہ کے مولف محب گرامی حضرت علامہ مفتی رحمت علی امجدی حفظہ اللہ القوی انتہائی خلیق و ملنسار اور حلیم و بردبار ہیں ،علم حدیث سے خاصا شغف رکھتے ہیں، تدریس کے ساتھ ساتھ امامت کے فرائض بھی انجام دیتے ہیں، غرض کثرت کار و ہجوم افکار کے باوجود تحریری میدان میں قدم رکھنا روشن مستقبل کی دلیل ہے، حضرت موصوف کی یہ پہلی قلمی کاوش ہے، بارگاہ ذوالجلال میں دعا ہے مولی تعالی ان کی کاوشوں کو قبول فرمائے، مزید قلمی خدمات کی توفیق عطا فرمائے ،مولف موصوف اور دیگر تمام معاونین کو دارین کی سعادتوں سے مالا مال فرمائے، آمین یارب العالمین بجاہ سید المرسلین علیہ وعلی آلہ وصحبہ اجمعین

دعاگو و دعاجو

خاکسار مشتاق احمد اویسی امجدی غفراللہ القوی

فاضل و متخصص: جامعہ امجدیہ گھوسی، مئو، یوپی

۱۴ر شعبان المعظم ۱۴۳۹ھ

عرض مولف

نحمدہ و نصلی و نسلم علی رسولہ الکریم و آلہ و اصحابہ اجمعین

اما بعد

ایک عرصہ دراز سے میری خواہش تھی اور احباب کا تقاضا بھی تھا کہ ایصال ثواب کے موضوع پر متعدد کتب احادیث سے چہل احادیث کا مجموعہ ترتیب دوں تا کہ علماء، طلبہ، عوام اور خاص کر ائمہ مساجد بھی مستفید ہو سکیں۔

کسی خاص عنوان پر احادیث کا مجموعہ تیار کرنا کس قدر دشوار گزار راہ ہے اس کا صحیح اندازہ وہی کر سکتے ہیں جو اس راہ کے مسافر ہیں، مجھے اپنی بے بضاعتی کا کامل احساس ہے، اس کے باوجود احباب کے بار بار اصرار پر اس اہم کام کے لیے اپنے آپ کو تیار کیا اور چالیس حدیثوں کو متعدد کتب احادیث سے جمع کرنے میں مصروف ہو گیا اور رب قدیر کے فضل و کرم اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقہ و طفیل، بزرگان دین کے فیضان کرم اور میرے والدین کریمین اور برادر اکبر حضرت مولانا محمد احمد حسین صاحب قبلہ و مولانا عبد الصمد صاحب فریدی و برادر اصغر محمد ظہور الدین کی دعاؤں سے قلیل مدت میں چہل احادیث کا مجموعہ تیار ہو گیا فالحمد للہ علی ذلک، مجھے یہ مجموعۂ احادیث آپ کرمافرماؤں کی بارگاہ میں پیش کر کے بڑی مسرت ہو رہی ہے۔

قارئین محترم! مجھے اعتراف ہے کہ ہمارے بزرگوں نے کوئی ایسا موضوع نہیں چھوڑا جس پر کما حقہ روشنی نہ ڈالی گئی ہو، اس میدان تحریر میں مجھ جیسے کم علم کا کچھ تحریر کرنا آفتاب کو چراغ دکھانے کے مترادف ہے مگر یہ خیال کرتے ہوتے کہ میرا نام بھی یوسف کے خریداروں میں آجائے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو میری امت پر احکام دین کی چالیس حدیثیں حفظ کرے اللہ اسے فقیہ اٹھائے گا اور قیامت کے دن میں اس کا شفیع وگواہ ہوں گا [مشکوۃ، کتاب العلم] اس حدیث کے بہت پہلو ہیں چالیس حدیثیں یاد کر کے مسلمان کو سنانا، چھاپ کر ان میں تقسیم کرنا یا شرح

کر کے لوگوں کو سمجھانا، راویوں سے سن کر کتابی شکل میں جمع کرنا بھی اس میں داخل ہیں یعنی جو کسی طرح دینی مسائل کی چالیس حدیثیں میری امت تک پہونچادے تو قیامت میں اس کا حشر علمائے دین کے زمرے میں ہوگا، اسی حدیث کی بناء پر تقریبا تمام محدثین نے جہاں حدیثوں کے دفتر لکھے وہیں علاحدہ چہل حدیث جسے اربعینیہ کہتے ہیں جمع کیں امام نووی اور شیخ عبدالحق محدث دہلوی کی اربعینیات مشہور ہیں، فقیر راقم السطور نے بھی اسی غرض سے چہل احادیث کا مجموعہ تیار کیا تا کہ نجات اخروی کا سبب بن جائے، رب مجیب بطفیل حبیب قبول فرمائے۔

بڑی ناسپاسی ہوگی اگر اپنے ان کرمافرماؤں کی خدمات عالیہ میں ہدیہ تشکر پیش نہ کریں جنہوں نے ہمارے اس قلمی نگارش کی تحسین کی اور اپنے مفید مشوروں سے نوازا، اپنے تاثرات وتقریظات وتقدیمات اور کلمات دعا سے بہرہ ور فرمایا خصوصا

(۱) استاذی الکریم سلطان الاساتذہ، ممتاز الفقہاء حضور محدث کبیر علامہ ضیاء المصطفیٰ قادری دامت فیوضھم العالیہ بانی: طیبۃ العلماء جامعہ امجدیہ رضویہ گھوسی، مئو یوپی، کہ حضور والا نے تقریبا اس مجموعہ کے بیس سے پچیس احادیث کا بنظر عمیق مطالعہ فرمایا، متعدد مقامات پر اصلاح سے نوازا اور پسند فرما کر دعائیہ کلمات سے مستفیض فرمایا۔

(۲) نازش علم وفن حضرت علامہ مفتی حسن رضا مصباحی امجدی پورنوی جنہوں نے گراں قدر کلمات تقریظ تحریر فرمائے۔

(۳) ماہر فقہ وفتاوی حضرت علامہ مفتی مشتاق احمد عزیزی قادری۔

(۴) حضرت علامہ مفتی محمد محبوب عالم رضوی اساتذۂ جامعہ اہل سنت صادق العلوم شاہی مسجد ناسک، جنہوں نے اس خارداراہ کے نشیب وفراز طے کرنے میں بھرپور تعاون فرمایا۔

(۵) فاضل علوم اسلامیہ حضرت مولانا مفتی مشتاق احمد اویسی امجدی، پرنسپل امام احمد رضا لرننگ اینڈ ریسرچ سینٹر ناسک، جنہوں نے اس مجموعہ کی کمپوزنگ، پروف ریڈنگ، اور مقدمہ تحریر فرما کر ممنون فرمایا۔

اللہ تعالی اپنے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے سب کی عمر اور علم وعمل میں برکتیں عطا فرمائے اور ہماری اس حقیر کاوش کو قبول فرمائے، عوام وخواص سب کے لیے مفید بنائے ،آمین بجاہ حبیبہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

بہر حال فقیر کو اپنی علمی بے مایگی کا خوب احساس ہے، میں نے اس کی صحت کی ہر ممکن کوشش کی ہے مگر پھر بھی بتقاضائے بشریت زیر نظر رسالہ ''چالیس احادیث ایصال ثواب''میں اہل علم حضرات کو کسی قسم کی کوئی اصلاح کی ضرورت محسوس ہو تو مجھ ناچیز کو آگاہ فرما کر ممنون فرمائیں، آئندہ اڈیشن میں اس کی تصحیح کر دی جائے گی۔

محمد رحمت علی امجدی غفرلہ

۱۷ ارشعبان المعظم ۱۴۳۹ھ

ایصال ثواب کا بیان

الحمدللہ رب العالمین و الصلاۃ و السلام علی سید المرسلین
علی اٰلہ الغر المحجلین و صحبہ المیامین
اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم
وَالَّذِیْنَ جَآءُوْ مِنْ بَعْدِهِمْ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِیْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِیْمَانِ

عبادات کی تین قسمیں ہیں (۱) بدنی عبادت جیسے نماز، روزہ، دعاء واستغفار، تسبیح، تلاوت قرآن وغیرہ۔(۲) مالی عبادت جیسے زکوۃ، صدقات، خیرات۔(۳) بدنی عبادت ومالی عبادت دونوں کا مجموعہ جیسے حج وعمرہ۔

اہل سنت و جماعت کا عقیدہ یہ ہے کہ اگر کوئی انسان خلوص کے ساتھ کسی قسم کی عبادت کرے تو اللہ تعالی اپنے فضل عمیم کرم عظیم سے اسے بھی اجر وثواب عطا فرماتا ہے اور جس مردہ یا زندہ کو ثواب پہونچانے کے لیے ان اعمال کو کیا جائے اسے بھی عطا فرماتا ہے۔

درمختار، باب الحج عن الغیر، ج:۲، ص:۵۹۵ پر ہے: الاصل ان کل من اتی بعبادۃ مالہ جعل ثوابھا لغیرہ وان نواھا عند الفعل لنفسہ لظاھر الادلۃ۔ ترجمہ: اصل یہ ہے کہ جو کوئی عبادت کرے اسے اختیار ہے کہ اس کا ثواب دوسرے کے لیے کردے اگرچہ ادائے عبادت کے وقت خود اپنے لیے کرنے کی نیت رہی ہو ظاہر دلائل سے یہی ثابت ہے۔

رد المحتار، باب الحج عن الغیر، ج:۲، ص:۵۹۵ پر ھے سواء کانت صلاۃ او صوما او صدقۃ او قراۃً۔ ترجمہ: خواہ نماز ہو یا روزہ یا صدقہ یا قرأت۔

فتح القدیر، باب الحج عن الغیر، ج:۳، ص۱۳۱ پر ہے: الاصل فی ھذا الباب ان الانسان لہ ان یجعل ثواب عملہ لغیرہ صلاۃ او صوما او غیرھا عندہ اھل السنۃ والجماعۃ۔ ترجمہ: اس باب میں اصل یہ ہے کہ اہل سنت و جماعت کے نزدیک انسان اپنے عمل کا ثواب دوسرے کے لیے کرسکتا ہے نماز ہو یا روزہ یا کچھ اور۔

اسی طرح ہدایہ، باب الحج عن الغیر، ج:۱، ص:۲۷۶ پر ہے۔

شامی میں ہے: وفی البحر من صام او صلی او تصدق وجعل ثوابہ لغیرہ من

الاموات و الاحیاء جاز ویصل ثوابها الیهم عند اهل السنة و الجماعة کذا فی البدائع ثم قال و بهذا علم انه لا فرق بین ان یکون المجعول له میتا او حیا و الظاهر انه لا فرق بین ان ینوی به عند الفعل للغیر او یفعله لنفسه ثم بعد ذلک یجعل ثوابه لغیره لاطلاق کلامهم انه لا فرق بین الفرض و النفل۔ ترجمہ: بحر الرائق میں ہے کسی نے روزہ رکھا یا نماز پڑھی یا صدقہ دیا اور اس کا ثواب کسی مردہ یا زندہ کو بخشا تو جائز ہے اور اہل سنت و جماعت کے نزدیک اس کا ثواب ان لوگوں کو پہونچے گا اسی طرح بدائع میں ہے پھر کہا

اس سے معلوم ہوا کہ اس بارے میں کوئی فرق نہیں ہے کہ جس کا ثواب بخشیں وہ مردہ ہو یا زندہ اور نہ فرق اس میں ہے کہ کام کرتے وقت اس غیر کی نیت سے کیا جائے یا اپنے لیے کریں اور اس کے بعد اس کا ثواب دوسرے کو بخشیں اس لیے کہ کلام ان کا مطلق ہے اور اس بارے میں فرض اور نفل میں بھی کوئی فرق نہیں۔

مردے کو ہر قسم کا ثواب پہونچتا ہے بدنی ہو یا مالی یا دونوں کا مجموعہ

(۱) عَنْ اَنَسٍ اَنَّہٗ سَئَلَہٗ صلی اللہ علیہ و سلم فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ و سلم اِنَّا نَتَصَدَّقُ عَنْ مَوْتَانَا وَنَحجَّ عَنْھُمْ وَنَدْعُوْ لَھُمْ فَھَلْ یَصِلُ ذٰلِکَ اِلَیْھِمْ قَالَ نَعَمْ اِنَّہٗ لَیَصِلُ اِلَیْھِمْ وَاِنَّھُمْ لَیَفْرَحُوْنَ بِہٖ کَمَا یَفْرَحُ اَحَدُکُمْ بِالطَّبَقِ اِذَا اُھْدِیَ اِلَیْہِ [فتح القدیر، باب الحج عن الغیر، ج:۳، ص:۱۳۳]

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ ہم اپنے مردوں کے لیے دعا کرتے ہیں اور ان کی طرف سے صدقہ دیتے ہیں اور حج کرتے ہیں تو کیا اس کا ثواب ان کو پہونچتا ہے؟ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک ضرور ان کو پہونچتا ہے اور وہ لوگ اس سے خوش ہوتے ہیں جس طرح تم میں سے کوئی ہدیہ بھیجنے سے خوش ہوتا ہے۔

Narrated Anas (May Allah be pleased with him) From the Prophet (Peace be upon him) that they asked

him, "We supplicate for our dead and give in charity (sadaqah) on their behalf and perform Hajj for them, will they receive the rewards of all these good deeds?" The Prophet (Peace be upon him) said, "Indeed, they do receive these rewards and they also become happy about it just as one of you becomes happy on receiving a gift."

تشریح: سبحان اللہ یہ حدیث بھی عجیب وغریب جامع انواع ثواب ہے، اس لیے کہ ایصال ثواب تین طرح سے ہوسکتا ہے بدنی، مالی، دونوں کا مجموعہ، اس حدیث نے تینوں کو جمع کردیا "ندعولموتانا" عبادت بدنی ہے "نتصدق عنھم" ثواب مالی ہے "نحج عنھم" عبادت مجموعہ مالی وبدنی، ثابت ہوا کہ مردے کو ہر قسم کا ثواب پہونچتا ہے بدنی ہو یا مالی یا دونوں کا مجموعہ [فتاوی ملک العلمائ، ص: ۳۹۸]۔

ماں باپ کی طرف سے حج کرنا

(۲) بخاری شریف صفحہ نمبر ۲۵۰، ج: ۱ رمیں ہے: جَاءَتْ اِمْرَأَةٌ مِنْ خَثْعَمَ فَقَالَتْ اِنَّ فَرِيْضَةَ اللّٰهِ اَدْرَكَتْ اَبِی شَيْخاً كَبِيْراً لَايَثْبُتُ عَلَى الرَّاحِلَةِ اَفَاَحُجُّ عَنْهُ؟ قَالَ: نَعَمْ، وَذٰلِكَ فِی حَجَّةِ الْوَدَاعِ۔

ترجمہ: قبیلہ خثعم کی ایک بی بی خدمت اقدس میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا: اللہ کے فریضہ (حج) نے میرے باپ کو اس حالت میں پایا کہ وہ بہت بوڑھے ہوچکے ہیں سواری پر بیٹھ نہیں سکتے کیا میں ان کی طرف سے حج کروں؟ فرمایا: ہاں، اور یہ واقعہ حجۃ الوداع کا ہے۔

Narrated by Abdullah ibn Abbas (May Allah be pleased with them) that (his brother) Al Fadl was riding behind Allah's Apostle (Peace be upon him) and a woman from the tribe of Khas'am came and Al

Fadl started looking at her and she started looking at him. The Prophet (Peace be upon him) turned Al Fadl's face to the other side. The woman said, "O Allah's Apostle! The obligation of Hajj enjoined by Allah on his devotees has become due on my father and he is old and weak and he cannot sit firm on the mount, may I perform Hajj on his behalf?" The Prophet (Peace be upon him) replied, "Yes, you may." That happened during Hajj al Wida (of the Prophet).

(۳)عَنِ ابنِ عَبَّاسٍ:اَنَّ اِمْرَأَةً مِنْ جُهَيْنَةَ جَاءَتْ اِلَی النَّبِی صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَتْ اِنَّ اُمِّیْ نَذَرَتْ اَنْ تَحُجَّ فَلَمْ تَحُجَّ حَتّٰی مَاتَتْ أَفَاَحُجُّ عَنْهَا ؟قَالَ:حُجِّی عَنْهَا،[بخاری شریف ،ج:۱،ص:۲۵۰] ترجمہ:قبیلہ جہینہ کی ایک خاتون خدمت اقدس میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا میری ماں نے منت مانگی تھی کہ حج کریں گی،حج نہ کرسکیں اور فوت ہوگئیں کیا میں ان کی طرف سے حج کروں؟ فرمایا:ان کی طرف سے حج کر۔

A woman, from the tribe of Juhayna, came to the Prophet (Peace be upon him) and said, "My mother had taken an oath to do Hajj but she passed away before doing it. May I perform Hajj on her behalf?" He (Peace be upon him) replied, "Perform Hajj on her behalf."

تشریح:ان دونوں حدیثوں سے صاف پتہ چلتا ہے کہ زندوں کے نیک عمل کا ثواب مردوں کو پہونچتا ہے۔

(۴)عَنْ حَنَشٍ قَالَ رَأَيْتُ عَلِيًّا يُضَحِّي بِكَبْشَيْنِ فَقُلْتُ لَهُ: مَا هٰذَا؟ فَقَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَوْصَانِي اَنْ اُضَحِّيَ عَنْهُ فَاَنَا اُضَحِّي عَنْهُ۔ رواہ ابو داؤد وروی الترمذی نحوہ [مشکوۃ، ص: ۱۲۸، ج: ۱]

ترجمہ: حضرت حنش رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا میں نے حضرت علی کو دیکھا کہ وہ دو مینڈھوں کی قربانی کرتے ہیں تو انہوں نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا ہے کہ میں ان کی طرف سے قربانی کروں تو حضور کی طرف سے قربانی کرتا ہوں۔

Narrated from Hanash (May Allah be pleased with him) that he saw Ali (May Allah be pleased with him) was sacrificing two sheep and then he informed him that the Prophet (Peace be upon him) told me to sacrifice a ram on his behalf so Ali (May Allah be pleased with him) used to do that for the Prophet (Peace be upon him)

تشریح: اس سے معلوم ہوا کہ بعد وفات مرحوم کی طرف سے قربانی دینا جائز ہے ہاں اگر میت کی قربانی ہو تو اس کا سارا گوشت خیرات کر دیا جائے، اگر وارث اپنی جانب سے محض ثواب کے لیے میت کی طرف سے قربانی کرے تو خود بھی کھائے اور فقیر و امیر سب کو کھلائے، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کی قربانی تو تبرک ہے مسلمان برکت کے لیے کھائیں، آج بھی بعض خوش نصیب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے قربانی کرتے ہیں ان کی اصل یہ حدیث ہے۔

(۵)عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ شَهِدْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَلْاَضْحٰى فِي الْمُصَلّٰى فَلَمَّا قَضٰى خُطْبَةً نَزَلَ مِنْ مِنْبَرِهٖ وَاُتِيَ بِكَبْشٍ فَذَبَحَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم بِيَدِهٖ وَقَالَ: بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ هٰذَا عَنِّي وَعَنْ مَنْ لَمْ يُضَحِّ مِنْ اُمَّتِي

[ابوداؤد، ج: ۲، ص: ۲۸۸]۔

ترجمہ: حضرت جابر بن عبد اللہ سے مروی ہے کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عید الاضحی کے دن عید گاہ حاضر ہوا جب حضور نے خطبہ ختم کرلیا تو اپنے منبر سے نیچے تشریف لائے اور ایک مینڈھا حاضر کیا اور اس کو اپنے ہاتھ سے ذبح کیا اور فرمایا: بسم اللہ اللہ اکبر یہ میری طرف سے اور میری امت میں جن لوگوں نے قربانی نہیں کی ان کی طرف سے ہے۔

Narrated Jabir bin Abdullah (May Allah be pleased with him) that he was once going with the Prophet (Peace be upon him) for Eid ul Adha towards Eidgah. When the Prophet (Peace be upon him) finished his sermon (Khutbah), he descended from his pulpit brought forth a ram and then sacrificed it with his own hands. He then said,"Bismillahi Allahuakbar" (In the name of Allah, Allah is the greatest). This is on my behalf and also of those from my ummah who did not sacrifice.

تشریح: حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی اس امت کی طرف سے قربانی کرنا جن لوگوں نے قربانی نہیں کی اس بات کی روشن دلیل ہے کہ ایصال ثواب جائز و درست ہے اس لیے اگر کوئی باپ کی طرف سے کرے ماں کی طرف سے کرے، بیوی کی طرف سے کرے، بھائی کی طرف سے کرے تو ہو جائے گی اور ان کو ثواب ملے گا۔

(۲) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ وَرُبَّمَا ذَبَحَ الشَّاةَ ثُمَّ يَقْطَعُهَا أَعْضَاءً ثُمَّ يَبْعَثُهَا فِي صَدَائِقِ خَدِيجَةَ [مشکوۃ، باب مناقب ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم، ص: ۵۷۳، ج: ۲]۔

ترجمہ: روایت ہے حضرت عائشہ سے فرماتی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم بہت دفعہ بکری ذبح کرتے پھر اس کے اعضاء کاٹتے پھر وہ حضرت خدیجہ کی سہیلیوں میں بھیج دیتے تھے۔

Narrated Aisha (May Allah be pleased with him) that

the Prophet (Peace be upon him) often sacrificed a goat, cut it into pieces and then sent it to the friends of Khadija (May Allah be pleased with him).

تشریح: اس حدیث سے چند مسئلے معلوم ہوئے

(۱) میت کی طرف سے قربانی کرنا جائز ہے۔

(۲) میت کو صدقہ وخیرات کا ثواب بخشنا سنت ہے۔

(۳) میت کے نام کا کھانا اس کے پیاروں، دوستوں کو دینا بہتر ہے، اس سے میت کو دوہری خوشی ہوتی ہے، ایک ثواب پہونچنے کی دوسرے اس کے دوستوں پیاروں کی امداد ہونے کی۔

(۴) میت کو دنیا کے حالات کی خبر رہتی ہے تب ہی تو وہ اپنے پیاروں پر صدقہ کرنے سے خوش ہوتی ہے۔

ترشاخ عذاب میں کمی کا ذریعہ

(۷) عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم بِحَائِطٍ مِنْ حِیْطَانِ الْمَدِیْنَةِ اَوْ مَکَّةَ فَسَمِعَ صَوْتَ اِنْسَانَیْنِ یُعَذَّبَانِ فِیْ قُبُوْرِهِمَا فَقَالَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم یُعَذَّبَانِ وَمَا یُعَذَّبَانِ فِیْ کَبِیْرٍ ثُمَّ قَالَ: بَلٰی کَانَ اَحَدُهُمَا لَا یَسْتَتِرُ مِنْ بَوْلِهٖ وَکَانَ الْاٰخَرُ یَمْشِیْ بِالنَّمِیْمَةِ ثُمَّ دَعَا بِجَرِیْدَةٍ فَکَسَرَهَا کِسْرَتَیْنِ فَوَضَعَ عَلٰی کُلِّ قَبْرٍ مِنْهُمَا کِسْرَةً فَقِیْلَ لَهٗ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم لِمَ فَعَلْتَ هٰذَا قَالَ: لَعَلَّهٗ اَنْ یُّخَفَّفَ عَنْهُمَا مَا لَمْ تَیْبَسَا [بخاری، ج:۱، ص:۳۵]۔

ترجمہ: حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ گزرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ یا مدینہ کے باغوں سے کسی باغ میں تو دو آدمیوں کی آواز سنی کہ ان پر قبر میں عذاب ہو رہا ہے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان دونوں پر عذاب ہو رہا ہے اور کسی بڑی بات میں عذاب نہیں ہو رہا ہے جس سے بچنا مشکل ہو پھر فرمایا ان میں ایک آدمی تو اپنے پیشاب سے پرہیز نہیں کرتا تھا اور دوسرا چغل خوری کرتا تھا پھر کھجور کی ایک

تر شاخ منگوائی اور اس کو دو ٹکڑا کیا اور ہر قبر پر ایک ٹکڑا رکھا صحابہ نے عرض کیا حضور نے ایسا کس لیے کیا فرمایا تا کہ ان دونوں پر عذاب میں تخفیف ہو جب تک یہ دونوں خشک نہ ہوں۔

Narrated by Ibn Abbas (May Allah be pleased with him): Once the Prophet (Peace be upon him), while passing through one of the graveyards of Makkah or Medina, heard the voices of two persons who were being tortured in their graves. The Prophet (Peace be upon him) said, "These two are being tortured not for a major sin (to avoid)." The Prophet (Peace be upon him) then added, "Yes! (They are being tortured for a major sin). Indeed one of them never saved himself from being soiled with his urine while the other used to go about with calumnies (to make enmity between friends). The Prophet (Peace be upon him) then aske

for a green leaf of a date palm tree, broke it into two pieces and put one on each grave. On being asked why he had done so, he replied," I hope that their torture might be lessened, till these get dried."

تشریح: اس حدیث سے مندرجہ ذیل مسائل نکلتے ہیں۔

(۱) حضور صلی اللہ علیہ وسلم غیب جانتے ہیں کہ یہ بھی جان لیا کہ ان پر عذاب ہو رہا ہے اور یہ بھی جان لیا کس بنا پر ہو رہا ہے نیز یہ بھی جان لیا کہ ان شاخوں کے رکھنے سے عذاب میں تخفیف ہوگی اور یہ بھی جان لیا کہ کب تک ہوگی اس حدیث میں اکٹھے چار علم غیب کی خبر ہے۔

(۲) نیمہ (چغلخوری) گناہ کبیرہ ہے۔
(۳) عذاب قبر حق ہے۔
(۴) بدن یا کپڑے کے نجس ہوتے ہوئے نماز پڑھنی گناہ کبیرہ ہے۔
(۵) گناہ گار مومن پر عذاب قبر ہوگا۔
(۶) قبر کے پاس اللہ عزوجل اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر تلاوت کوئی بھی عمل خیر مستحب ہے۔
(۹) ایک انسان کا عمل دوسرے انسان کے لیے نفع بخش ہے۔
(۱۰) پیشاب مطلقا ناپاک ہے۔
(۱۱) نماز کے علاوہ دوسرے اوقات میں بھی بدن اور کپڑے کا پاک رکھنا ضروری ہے
[نزھۃ القاری، ج:۲،ص:۱۰۹]

ام سعد کا کنواں

(۸) عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ قَالَ يَارَسُولَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِنَّ اُمَّ سَعْدٍ مَاتَتْ فَاَیُّ الصَّدَقَةِ اَفْضَلُ قَالَ اَلْمَاءُ فَحَفَرَ بِئْرًا وَقَالَ هٰذِهِ لِاُمِّ سَعْدٍ رواہ ابو داؤد والنسائی
[مشکوۃ، باب فضل الصدقۃ، ص ۱۶۹]

ترجمہ: حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ ام سعد یعنی میری ماں کا انتقال ہوگیا ہے ان کے لیے کونسا صدقہ افضل ہے سرکار اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانی [بہترین صدقہ ہے تو حضور کے ارشاد کے مطابق] حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کنواں کھودوایا اور [اسے اپنی ماں کی طرف منسوب کرتے ہوئے] کہا یہ کنواں سعد کی ماں کے لیے ہے یعنی اس کا ثواب ان کی روح کو ملے۔

Narrated Sa'ad ibn Ubadah (May Allah be pleased with him) that he asked the Messenger of Allah (Peace be upon him), "Umm Sa'ad i.e my mother has passed away so what is the best sadaqah

(charity) for her?" The Prophet (Peace be upon him) replied, "Water."

تشریح: اس حدیث شریف سے چند باتیں واضح طور پر معلوم ہوئیں

(۱) میت کو کار خیر کا ثواب بخشنا بہتر ہے کہ صحابی رسول نے کنواں کھود کر ثواب اپنی ماں کو بخشا۔

(۲) ثواب بخشنے کے الفاظ زبان سے کہنا صحابی کی سنت ہے کہ کنواں کھودنے کے بعد انہوں نے فرمایا [ھذہ لام سعد] یہ کنواں سعد کی ماں کے لیے ہے یعنی اس کا ثواب ان کی روح کو ملے۔

(۳) کھانے یا شیرنی وغیرہ کو سامنے رکھ کر ایصال ثواب کرنا جائز ہے اس لیے کہ حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اشارہ قریب کا لفظ استعمال کرتے ہوئے فرمایا [ھذہ لام سعد] یعنی یہ کنواں سعد کی ماں کے لیے ہے، جس سے معلوم ہوا کہ کنواں ان کے سامنے تھا۔

(۴) غریب و مسکین کو کھانے وغیرہ دینے سے پہلے بھی ایصال ثواب کرنا جائز ہے جیسا کہ صحابی رسول نے کیا کہ کنواں تیار ہونے کے ساتھ ہی انہوں نے ایصال ثواب کیا حالانکہ لوگوں کے پانی استعمال کرنے پر ثواب ملے گا اسی طرح اگرچہ غریب و مسکین کو کھانے دینے پر مرتب ہوگا لیکن اس ثواب کو پہلے ہی بخش دینا بھی جائز ہے [فتاوی فیض الرسول، ج: ۲، ص: ۷۰۴]

(۵) کسی فوت شدہ شخص کے ایصال ثواب کے لیے کوئی چیز بنا کر اس کے نام سے موسوم کر دینا بھی جائز ہے۔

دعائے مغفرت میت کے لئے بہترین تحفہ

(۹) عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مَا الْمَيِّتُ فِي الْقَبْرِ اِلَّا كَالْغَرِيْقِ الْمُتَغَوِّثِ يَنْتَظِرُ دَعْوَةً تَلْحَقُهٗ مِنْ اَبٍ اَوْ اُمٍّ اَوْ اَخٍ اَوْ صَدِيْقٍ فَاِذَا لَحِقَتْهُ كَانَ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنَ الدُّنْيَا وَ مَافِيْهَا وَ اِنَّ اللهَ تَعَالٰى لَيُدْخِلُ عَلٰى اَهْلِ الْقُبُوْرِ مِنْ دُعَاءِ اَهْلِ الْاَرْضِ اَمْثَالَ الْجِبَالِ وَ اِنَّ هَدِيَّةَ الْاَحْيَاءِ اِلَى الْاَمْوَاتِ الْاِسْتِغْفَارُ لَهُمْ۔ (رواہ البیھقی فی شعب الایمان۔ مشکوۃ، باب الاستغفار و التوبۃ۔ ص ۲۰۶)

ترجمہ۔ روایت ہے حضرت عبداللہ بن عباس سے فرماتے ہیں۔ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ میت قبر میں ڈوبتے ہوئے فریادی ہی کی طرح ہوتی ہے کہ ماں باپ بھائی یا دوست کی دعائے خیر کے پہنچنے کی منتظر رہتی ہے پھر جب اُسے دعا پہنچ جاتی ہے تو اسے یہ دعا دنیا اور دنیا کی تمام نعمتوں سے زیادہ پیاری ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ زمین والوں کی دعا سے قبر والوں کو پہاڑوں کے برابر ثواب عطا فرماتا ہے اور یقیناً زندوں کا مُردوں کے لئے تحفہ ان کے لئے دعائے مغفرت کرنا ہے۔

Narrated Abdullah ibn Abbas (May Allah be pleased with them) that the Prophet (Peace be upon him) said that after death, a man's condition is like that of a drowning person and he longs for the dua of forgiveness either from his mother, father, brother of friends and when the dua reaches him it becomes dearer to him than the world and everything in it and Allah grants him goodness equivalent to the size of mountains and indeed the dua of forgiveness is a gift from the living to those who are in their graves.

تشریح: اس سے چند باتیں معلوم ہوئیں۔

(۱) ایک مسلمان کا عمل دوسرے مسلمان کے لئے نفع بخش ہے۔

(۲) زندوں کو چاہیے کہ مُردوں کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں تاکہ کل انہیں دوسرے مسلمان بھی یاد کریں (۳) یہ مدد سخت حاجت کے وقت پہونچتی ہے۔

(۴) میت کو زندوں کے تحفے کا بہت انتظار رہتا ہے۔

(۵) خواہ دعائے مغفرت ہو یا صدقہ وخیرات یہ چیزیں میت کی بخشش کا ذریعہ ہیں۔

(۶) زندوں کی طرف سے مُردوں کو جن نیک اعمال کا ثواب پہنچایا جاتا ہے ان میں

رب کی طرف سے بہت برکت ہوتی ہے۔

صدقات جاریہ

(۱۰) عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی الله علیه وسلم اِنَّ مِمَّا یَلْحَقُ الْمُؤْمِنَ مِنْ عَمَلِهٖ وَحَسَنَاتِهٖ بَعْدَ مَوْتِهٖ عِلْماً عَلَّمَهٗ وَنَشَرَهٗ وَوَلَداً صَالِحاً تَرَكَهٗ اَوْ مُصْحَفاً وَرَّثَهٗ اَوْ مَسْجِداً بَنَاهُ اَوْ بَیْتاً لِابْنِ السَّبِیْلِ بَنَاهُ اَوْ نَهْراً اَجْرَاهُ اَوْ صَدَقَةً اَخْرَجَهَا مِنْ مَالِهٖ فِیْ صِحَّتِهٖ وَحَیَاتِهٖ تَلْحَقُهٗ مِنْ بَعْدِ مَوْتِهٖ رواه ابن ماجة والبیهقی فی شعب الایمان [مشکوۃ، کتاب العلم، ص:۳۶]۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مرنے کے بعد مومن کو جن اعمال خیر سے فائدہ ہوتا ہے ان میں علم بھی ہے جس کو اس مرنے والے نے سکھایا اور عام کیا یا نیک اولاد چھوڑی یا قرآن کریم کسی کو دیا یا مسجد یا مسافر خانہ بنایا یا نہر کھودوائی یا اپنی صحت کی حالت میں اپنے مال سے صدقہ دیا تو اس کو مرنے کے بعد اس سے فائدہ ہوگا۔

Narrated Abu Hurairah (May Allah be pleased with him) that the Prophet (Peace be upon him) said, "Amongst the things with which a person benefits, after his death, in his grave is knowledge which he taught and made it common or left behind pious children or gifted a Quran to someone or constructed a Masjid or a resting place for travelers or opened a river for people or gave sadaqah (charity) from his wealth in the days of prosperity. These are the things which will benefit him even after his death.

تشریح: حدیث میں فرائض وواجبات کے علاوہ جن اعمال خیر کا ذکر کیا گیا ان کا ثواب مومن کو

اس کی موت کے بعد بھی پہونچتا رہتا ہے

میت کی طرف سے قربانی کرنا

(۱۱) عَنْ اَبِی هُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم کَانَ اِذَا اَرَادَ اَنْ یُضَحِّیَ اِشْتَریٰ کَبْشَیْنِ عَظِیْمَیْنِ سَمِیْنَیْنِ اَقْرَنَیْنِ اَمْلَحَیْنِ مَوْجُوْئَیْنِ فَذَبَحَ اَحَدَهُمَا عَنْ اُمَّتِهٖ لِمَنْ شَهِدَ لِلّٰہِ بِالتَّوْحِیْدِ وَشَهِدَ لَهٗ بِالْبَلَاغِ وَذَبَحَ الْاٰخَرَ عَنْ مُحَمَّدٍ وَاٰلِ مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وسلم۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم قربانی کا ارادہ فرماتے بڑے موٹے سینگ والے، چتکبرے خصی کئے ہوئے دو مینڈھے خریدتے ایک اپنی اس امت کی طرف سے جس نے اللہ کی وحدانیت کی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تبلیغ کی گواہی دی اور دوسرا اپنی اور اپنی آل کی طرف سے۔

Narrated Abu Hurairah (May Allah be pleased with him) that whenever the Prophet (Peace be upon him) intended to sacrifice (an animal), he would purchase two big, fat, horned, spotted and castrated rams. He would then sacrifice one ram on behalf of his ummah which declared the greatness of Allah and spread the message of the Prophet (Peace be upon him) and bore witness to it and then he would sacrifice the other ram for himself and his family.

تشریح: حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی پوری امت کی طرف سے قربانی دینا ایصال ثواب کی واضح دلیل ہے

میت کی طرف سے غلام آزاد کرنا

(۱۲) عَنْ مُحَمَّدِ الْبَاقِرِ رضی اللہ تعالی عنہ: اَنَّ الْحسنَ وَ الْحُسَینَ رضی اللہ تعالی عنہما کَانَا یَعْتِقَانِ عَنْ عَلِیٍّ رضی اللہ عنہ بَعْدَ مَوْتِہٖ رواہ ابن ابی شیبۃ [النبراس :ص:۳۴۸]۔

ترجمہ: حضرت امام محمد باقر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت امام حسن وحسین رضی اللہ عنہما حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف سے غلام آزاد کرتے تھے۔

Narrated Imam Muhammad Baqir (May Allah be pleased with him) that Imam Hasan and Imam Hussain (May Allah be pleased with them) used to free slaves on behalf of Ali (May Allah be pleased with him).

(۱۳) عَنْ یَحیٰ بْنِ سَعِیْدٍ قَالَ تُوُفِّیَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِی بَکْرٍ فِیْ نَوْمٍ نَامَہٗ اَعْتَقَتْ عَنْہُ عَائِشَۃُ اُخْتُہٗ رِقَاباً کَثِیْرَۃً رواہ مالک [مشکوۃ، ص:۲۹۵]۔

ترجمہ: یحیٰ بن سعید سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ عبد الرحمن بن ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا سوتے میں انتقال ہوگیا تو ان کی طرف سے ان کی بہن عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بہت سے غلام آزاد کیا۔

Narrated Yahya ibn Saeed (May Allah be pleased with him), he said that Abdur-Rehman the son of Abu Bakr (May Allah be pleased with him) passed away in his sleep so his sister 'Aisha (May Allah be pleased with her) freed a lot of slaves on his behalf.

مشکوۃ شریف ص: ۲۹۴ میں واثلہ بن اسقع رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ ہم خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اپنے ایک ساتھی کے بارے میں جس نے خود کو یا کسی اور کو قتل کر کے

میت کی طرف سے غلام آزاد کرنا

(۱۲)عَنْ مُحَمَّدٍ اَلْبَاقِرِ رضی اللہ تعالی عنہ: اَنَّ الْحسنَ وَالْحُسَيْنَ رضی اللہ تعالی عنہما کَانَا يُعْتِقَانِ عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ بَعْدَ مَوْتِهٖ رواہ ابن ابی شیبۃ [النبراس :ص:۳۴۸]۔

ترجمہ: حضرت امام محمد باقر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت امام حسن وحسین رضی اللہ عنہما حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف سے غلام آزاد کرتے تھے۔

Narrated Imam Muhammad Baqir (May Allah be pleased with him) that Imam Hasan and Imam Hussain (May Allah be pleased with them) used to free slaves on behalf of Ali (May Allah be pleased with him).

(۱۳)عَنْ يَحْيَ بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ تُوُفِّيَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِي بَكْرٍ فِيْ نَوْمٍ نَامَهٗ اَعْتَقَتْ عَنْهُ عَائِشَةُ اُخْتُهٗ رِقَابًا كَثِيْرَةً رواہ مالک [مشکوۃ،ص:۲۹۵]۔

ترجمہ: یحی بن سعید سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ عبد الرحمن بن ابو بکر رضی اللہ تعالی عنہما کا سوتے میں انتقال ہوگیا تو ان کی طرف سے ان کی بہن عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے بہت سے غلام آزاد کیا۔

Narrated Yahya ibn Saeed (May Allah be pleased with him), he said that Abdur-Rehman the son of Abu Bakr (May Allah be pleased with him) passed away in his sleep so his sister 'Aisha (May Allah be pleased with her) freed a lot of slaves on his behalf.

مشکوۃ شریف،ص:۲۹۴ میں واثلہ بن اسقع رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ ہم خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اپنے ایک ساتھی کے بارے میں جس نے خود کو یا کسی اور کو قتل کر کے

جہنم واجب کر لیا تھا ارشاد فرمایا اس کی طرف سے غلام آزاد کرو اللہ عزوجل غلام کے ہر عضو کے عوض اس کے ایک عضو کو جہنم سے آزاد کردے گا۔

(۱۴) اَتَینا رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم فِیْ صَاحِبٍ لَنا اَوْجَبَ یَعْنِی النَّارَ بِالْقَتْلِ فَقَالَ: اَعْتِقُوْا عَنْہُ یُعْتِقِ اللّٰہُ بِکُلِّ عُضْوٍ مِّنْہُ مِنَ النَّارِ رواہ ابو داؤد و النسائی

تشریح: معلوم ہوا کہ میت کے انتقال کے بعد میت کی طرف سے غلام آزاد کرنے سے میت کو اس کا ثواب پہونچتا ہے۔

(۱۵) عَنْ اَبِی اُسَیْدٍ اَلسَّاعِدِیِّ قَالَ بَیْنَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم اِذْجَاءَہٗ رَجُلٌ مِنْ بَنِی سَلِمَۃَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ هَلْ بَقِیَ مِنْ بِرِّ اَبَوَیَّ اَبَرُّهُمَا بِہٖ بَعْدَ مَوْتِهِمَا قَالَ: نَعَمْ، اَلصَّلَاۃُ عَلَیْهِمَا وَ الْاِسْتِغْفَارُ لَهُمَا وَ اِنْفَاذُ عَهْدِهِمَا مِنْ بَعْدِهِمَا وَصِلَۃُ الرَّحِمِ الَّتِی لَا تُوْصَلُ اِلَّا بِهَا وَاِکْرَامُ صَدِیْقِهِمَا رواہ ابو داؤد و ابن ماجۃ [مشکوۃ، باب البر والصلۃ، ج:۲،ص:۴۲۰]۔

ترجمہ: روایت ہے حضرت ابو اسید ساعدی سے فرماتے ہیں کہ جب کہ ہم رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے کہ بنی سلمہ کا ایک آدمی آیا، عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا میرے والدین کی بھلائیوں میں سے کوئی بھلائی باقی ہے جو میں ان کی موت کے بعد ان سے کروں آپ نے فرمایا: ہاں، ان کے لیے دعائے رحمت، ان کی بخشش کی دعا، ان کے بعد ان کے وعدے پورے کرنا اور ان رشتوں کو جوڑنا جو انہی کی وجہ سے جوڑے جائیں اور ان کے دوستوں کا احترام کرنا۔۔

Narrated Abu Asayd As-Saeedi (May Allah be pleased with him) that they were with the Prophet (Peace be upon him) when a man, from Banu Salamah, came to him and said, "O Messenger of Allah (Peace be upon him), from amongst the deeds of kindness to be done towards my parents, is there

anything else that I can do for them after their death?" The Prophet (Peace be upon him) said, "Yes! Ask for Allah's mercy and forgiveness for them, fulfill their oaths and uphold the ties of kinship that was held because of them and respect their friends."

تشریح:اس فرمان مقدس سے چند باتیں معلوم ہوئیں

(۱)ماں باپ کے انتقال کے بعد ان کے لیے دعائے خیر کرنا۔

(۲)ان کے گناہوں کی معافی کی رب سے درخواست کرنا۔

(۳)ان کی نماز جنازہ پڑھنا۔

(۴)ان کے کئے ہوئے وعدے پورے کرنا۔

(۵)ان کے قرضوں کو ادا کرنا۔

(۶)ان کے عزیزوں ،رشتہ داروں اور دوستوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنا اور ان کی تعظیم واکرام بجالانا۔

(۷)ہر نماز کے آخر میں "رب اغفرلی ولولدی" پڑھنا۔

(۸)ان کے نام پر صدقات وخیرات وحج بدل کرنا یا کرانا،ان کا تیجہ،دسواں،برسی وغیرہ کرنا۔

(۱۶)عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ رضی اللہ تعالی عنہ تُوُفِّيَتْ اُمُّهُ وَهُوَ غَائِبٌ عَنْهَا فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ !اِنَّ اُمِّيْ تُوُفِّيَتْ وَاَنَا غَائِبٌ عَنْهَا اَيَنْفَعُهَا شَيْءٌ اِنْ تَصَدَّقْتُ بِهٖ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ ،قَالَ فَاِنِّيْ اُشْهِدُکَ اَنَّ حَائِطِی الْمِخْرَافَ صَدَقَةٌ عَلَيْهَا [بخاری،کتاب الوصایا،ج:۱،ص:۳۸۶]۔

ترجمہ:حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ سعد بن عبادہ کی والدہ نے وفات پائی تو آپ موجود نہ تھے جب واپس آئے تو حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے اور گزارش کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری والدہ نے میری غیر حاضری میں وفات پائی اگر

میں اس کی طرف سے صدقہ کر دوں تو کیا اسے کوئی نفع پہونچے گا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں پہونچے گا، انہوں نے عرض کی حضور صلی اللہ علیہ وسلم آپ گواہ رہیں میں نے اپنا باغ اس کی طرف سے صدقہ کیا۔

Narrated by Ibn Abbas (May Allah be pleased with him) that the mother of Sa'ad ibn Ubadah, the brother of Bani Saeeda, died in Sa'ad's absence. So he came to the Prophet (Peace be upon him) saying, "O Allah's Apostle (Peace be upon him)! My mother died in my absence, will it benefit her if I give in charity on her behalf?" The Prophet (Peace be upon him) said, "Yes". Sa'ad (May Allah be pleased with him) said, "I take you as my witness that I give my garden Al-Mikhraaf in charity on her behalf."

میت کے لیے دعائے مغفرت

(۱۷) عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی الله علیه وسلم اِذَا صَلَّيْتُمْ عَلَى الْمَیِّتِ فَاَخْلِصُوا لَهُ الدُّعَاءَ رواه ابو داؤد وابن ماجة [مشکوة، باب المشئ بالجنازة، ص ۱۴۶]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم نماز جنازہ پڑھ لو تو مرنے والے کے لیے خلوص کے ساتھ دعاء (مغفرت) کرو۔

Narrated Abu Hurairah (May Allah be pleased with him) that the Prophet (Peace be upon him) said,

"When you pray over the dead make a sincere supplication for him."

تشریح: اس فرمان عالی سے معلوم ہوا کہ میت کے لیے نماز جنازہ پڑھنے کے بعد دعاء مانگنا جائز ہے اور نماز جنازہ کے بعد میت کے لیے دعا مانگنا سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی ہے اور سنت صحابہ بھی اور یہ بھی معلوم ہوا کہ دعاء سے میت کو فائدہ پہونچتا ہے۔

عذاب میں آسانی

(۱۸) عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اَنَّ رَسُولَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ مَنْ دَخَلَ الْمَقَابِرَ فَقَرَأَ سُوْرَۃَ "یٰسین" خَفَّفَ اللّٰہُ عَنْھُمْ وَ کَانَ لَہٗ بِعَدَدِ مَنْ فِیْھَا حَسَنَاتٌ

[مرقات، ج:۲،ص:۳۸۲]۔

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص قبرستان جائے اور سورہ "یٰسین" پڑھے اللہ تعالیٰ ان مردوں سے مواخذہ ہلکا فرمائے گا اور جس قدر مردے اس قبرستان میں ہیں ان کی تعداد کے مطابق اس شخص کو نیکیاں حاصل ہوں گی۔

Narrated Anas (May Allah be pleased with him) that the Prophet (Peace be upon him) said, "Whoever goes to the graveyard and recites Surah 'Ya Seen', then Allah provides ease to the owner of the graves and the reciter gets the reward equivalent to the number of the people inside their graves."

تشریح: اس فرمان عالی سے معلوم ہوا کہ اہل سنت و جماعت کا برسوں سے قبروں پر قرآن خوانی کا جو طریقہ چلا آرہا ہے وہ فرمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق ہے اور اس میں قبر والے اور پڑھنے والے دونوں کے لیے اجر وثواب ہے۔

یٰسین شریف کی برکت

(۱۹)عَنْ اَبِی بَکْرٍ اَلصِّدِّیْقِ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ زَارَ قَبْرَ وَالِدَیْہِ اَوْ اَحَدِھِمَا فَقَرَأَ عِنْدَہٗ اَوْ عِنْدَھُمَا "یٰسین "غُفِرَلَہٗ [عمدۃ القاری شرح بخاری، ج:۱،ص:۸۷۵]

ترجمہ: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : جو شخص اپنے والدین یا ان میں سے کسی ایک کی قبر کی زیارت کرے اور اس کے پاس سورہ ''یٰسین'' پڑھے اس کے گناہ بخش دیے جائینگے۔

Narrated Abu Bakr (May Allah be pleased with him) that the Prophet (Peace be upon him) said, "Whoever visits the graves of his parents or one of his parents and recites Surah 'Ya Seen' near them, then all of their sins will be forgiven."

تشریح: معلوم ہوا کہ والدین کی قبروں کی زیارت کرنے والے کو بخش دیا جاتا ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ قبروں پر جا کر قرآن خوانی کرنے کا دستور عہد رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے چلا آرہا ہے۔

والدین کی طرف سے صدقہ دینا

(۲۰)عَنْ عَبْدِ اللہِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ رضی اللہ تعالی عنہما قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صلی اللہ علیہ وسلم مَا عَلٰی اَحَدِکُمْ اِذَا اَرَادَ اَنْ یَتَصَدَّقَ لِلّٰہِ صَدَقَۃً تَطَوُّعًا اَنْ یَجْعَلَھَا عَنْ وَالِدَیْہِ اِذَا کَانَا مُسْلِمَیْنِ فَیَکُوْنُ لِوَالِدَیْہِ اَجْرُھَا وَلَہٗ مِثْلُ اُجُوْرِھِمَا بَعْدَ اَنْ لَا یَنْقُصَ مِنْ اُجُوْرِھِمَا شَیْئٌ [کنز العمال]۔

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص کسی صدقہ نافلہ کا ارادہ کرے تو اس کا کیا

حرج ہے کہ وہ صدقہ اپنے ماں باپ کی نیت سے دے کہ انہیں اس کا ثواب پہونچے گا اور اسے ان دونوں کے اجروں کے برابر ثواب ملے گا اور ان کے ثواب میں بھی کچھ کمی نہ ہوگی۔

Narrated Abdullah ibn Amr ibn Aas (May Allah be pleased with them) that the Prophet (Peace be upon him) said, "When one of you intends to give 'Sadaqah Nafila' (Optional charity) then he should instead give it in behalf of his parents because they will receive its rewards and he will receive the reward of both of his parents without deducing anything from it from anyone."

(۲۱) عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم إِذَا تَصَدَّقَ اَحَدُکُمْ بِصَدَقَۃٍ تَطَوُّعاً فَلْیَجْعَلْھَا عَنْ اَبَوَیْہِ فَیَکُوْنُ لَھُمَا اَجْرُھَا فَلَاَیُنْقَصُ مِنْ اَجْرِہٖ شَئْیٌ [مجمع الزوائد للھیتمی]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب کوئی صدقہ نافلہ دے تو اس میں والدین کی طرف سے نیت کرے کہ ان دونوں کو اس کا ثواب ملے گا اور اس کے ثواب میں بھی کوئی کمی نہ ہوگی۔

Narrated Abdullah ibn Umar (May Allah be pleased with them) that the Prophet (Peace be upon him) said, "When one of you gives optional charity he should intend to give it on behalf of his parents because both of them receive these rewards without reducing anything from him."

تشریح: معلوم ہوا کہ جو صدقات وخیرات اور نیک اعمال والدین کی طرف سے کیے جائیں ان

کا ثواب انہیں پہونچتا ہے اور پہونچانے والے کو بھی برابر کا ثواب ملتا ہے۔

مردوں کی تعداد کے برابر ثواب

(۲۲) عَنْ عَلِيٍّ عَنْهُ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ مَنْ مَرَّ عَلَى الْمَقَابِرِ وَ قَرَأَ "قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ" اِحْدٰى عَشَرَةَ مَرَّةً ثُمَّ وَهَبَ اَجْرَهَا لِلْاَمْوَاتِ اُعْطِيَ مِنَ الْاَجْرِ بِعَدَدِ الْاَمْوَاتِ (فتح القدیر باب الحج عن الغیر۔ص ۱۴۳۔ج ۳)

ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص قبرستان سے گذرے اور قل ھو اللہ احد گیارہ مرتبہ پڑھے پھر اس کا ثواب مُردوں کو بخشے تو اُسے مُردوں کے برابر ثواب عطا کیا جائیگا۔

Narrated Ali (May Allah be pleased with him) that the Prophet (Peace be upon him) said, "Whoever passes by a graveyard and recites 'Qul HuwAllahu Ahad' 11 times and then asks Allah to give its reward to the people of the grave, he will receive the reward equal to the number of the people inside their graves."

مذکورہ بالا حدیث سے معلوم ہوا کہ بندے کے ذریعہ کی جانے والی نیکیوں کا اجر میت کو ملتا ہے اور پڑھنے والا بھی برابر ثواب کا حقدار ہوتا ہے۔

گناہوں کی بخشش کا ذریعہ

(۲۳) عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ النُّعْمَانِ يَرْفَعُ الْحَدِيْثَ اِلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ زَارَ قَبْرَ اَبَوَيْهِ اَوْ اَحَدِهِمَا فِيْ كُلِّ جُمُعَةٍ غُفِرَ لَهُ وَ كُتِبَ بَرًّا رواہ البیھقی فی شعب الایمان [مشکوۃ۔باب زیارۃ القبور۔ص: ۱۵۴]

ترجمہ: شعب الایمان میں محمد بن نعمان سے مرسلا روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا کہ جو اپنے والدین کی دونوں یا ایک کی ہر جمعہ میں زیارت کرے گا اس کی مغفرت ہو جائے گی اور نیکو کار لکھا جائے گا۔

Muhammad ibn Nu'man (May Allah be pleased with him) narrates in 'Shoaib ul Iman' that the Prophet (Peace be upon him) said, "Whoever visits the graveyard of both his parents or either one of his parents every Juma' then all of his past sins will be forgiven and he will be written as the one who does a lot of good deeds."

تشریح: اس فرمان مقدس سے چند باتیں معلوم ہوئیں

(۱) ماں باپ کی قبروں کی زیارت کرنے والی اولاد کو فرمابرداروں میں شمار کیا جاتا ہے ،بھلے ہی ماں باپ کی زندگی میں نافرمان ہی رہی ہوں۔

(۲) قبر کی زیارت کے لیے جانا جائز و درست ہے۔

(۳) ماں باپ کی قبروں کی زیارت کے لیے ہر جمعہ کو جانا گناہوں کی بخشش کا ذریعہ ہے۔

(۴) زیارت کے لیے دن متعین کرنا جائز و درست ہے۔

(۵) ماں باپ کی قبروں کی زیارت کرنے والا گویا اب بھی ان کی خدمت کر رہا ہے۔ جو ثواب ان کی زندگی ان کی خدمت کرنے کا ہے وہی ثواب ان کی وفات کے بعد ان کی قبور کی زیارت کا ہے، علماء فرماتے ہیں کہ والدین کی وفات کے بعد تین کام کرو، ایک یہ کہ ہر جمعہ ان کی قبروں کی زیارت کرو، ان کے لیے دعائے ختم پڑھو۔ دوسرے یہ کہ ان کے قرض ادا کرو، ان کے کئے ہوئے وعدے پورے کرو، تیسرے یہ کہ والد کے دوستوں اور والدہ کی سہیلیوں کو اپنا ماں باپ سمجھو اور ان کی خدمت کرو۔ بہتر ہے کہ والدین کی قبور کی زیارت کیا کرے اگر وہاں حاضری میسر نہ ہو تو ان کے لیے ایصال ثواب کیا کرے۔

قبرستان میں میت کے لیے مغفرت اور ثبات قدمی کی دعاء کرنا

(۲۴) عَنْ اَمِیْرِ الْمُؤمِنِیْنَ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رضی اللہ تعالی عنہ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا فَرَغَ مِنْ دَفْنِ الْمَیِّتِ وَقَفَ عَلَیْہِ فَقَالَ اِسْتَغْفِرُوْا لِاَخِیْکُمْ وَاسْئَلُوْا لَہٗ بِالتَّثْبِیْتِ فَاِنَّہُ الْاٰنَ لَیُسْئَلُ۔

ترجمہ: حضرت امیر المومنین عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ عادت کریمہ تھی جب مردے کو دفن کرکے فارغ ہو جاتے تو کچھ دیر تشریف فرما رہتے اور ارشاد فرماتے اپنے بھائی کے لیے دعائے مغفرت کرو اور اس کے لیے ثابت قدمی کی دعا کرو کہ اس سے اس وقت سوال ہونے والا ہے ۔[ابوداؤد، کتاب الجنائز، ج:۲، ص:۴۵۹]

Narrated Uthman ibn Affan (May Allah be pleased with him) the leader of the believers that it was the habit of the Prophet (Peace be upon him) that after burying a dead body he would wait for a while and then say, "Make dua of forgiveness for your brother and pray that he stays firm because he will be questioned now."

تشریح: معلوم ہوا کہ دفن کے بعد میت کے لیے مغفرت اور ثبات قدمی کی دعا کرنا جائز و درست ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ زندوں کے استغفار سے مردوں کو نفع پہونچتا ہے

والدین کے لیے استغفار کرنے سے نجات

(۲۵) عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صلی اللہ علیہ وسلم اِنَّ الْعَبْدَ لَیَمُوْتُ وَالِدَاہُ اَوْ اَحَدُھُمَا وَاِنَّہٗ لَھُمَا لَعَاقٌّ وَلَا یَزَالُ یَدْعُوْلَھُمَا وَیَسْتَغْفِرُ لَھُمَا حَتّٰی یَکْتُبَہُ اللہُ

بَارًّا [مشکوۃ، باب البر والصلۃ، ص:۴۲۱]۔
ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک بندے کے والدین یا ان میں سے ایک کا وصال ہو جائے اور یہ بیٹا ان کا نافرمان رہا ہو تو ہمیشہ ان دونوں کے لیے دعا و استغفار کرتا رہے تو آخر کار اللہ تعالی اسے نیک لوگوں میں لکھ لیتا ہے۔

Narrated Anas (May Allah be pleased with him) that the Prophet (Peace be upon him) said, "Indeed, when both of a person's parents or any one of them dies and that person had been disobedient to them, then he makes dua of forgiveness for his parents everyday so Allah writes him as a good person."

تشریح: معلوم ہوا کہ والدین کی وفات کے بعد ان کے لیے دعائے مغفرت کرنا جائز و درست ہے اور انہیں فائدہ پہونچتا بھی ہے اور اگر ان کی زندگی میں نافرمان تھا تو فرمابرداروں میں لکھا جاتا ہے

ماں باپ کے لیے نفلی عبادتوں کا ثواب

(۲۶) اَنَّ رَجلاً سَألَهُ صلی اللہ علی وسلم فَقَالَ کَانَ لِی اَبَوانِ اَبَرُّهُمَا حَالَ حَیَاتِهِمَا فَبِبِرِّهِمَا بَعْدَ مَوْتِهِمَا فَقَالَ لَهُ صلی اللہ علی وسلم اِنَّ مِنَ الْبِرِّ بَعْدَ الْمَوْتِ اَنْ تُصَلِّیَ لَهُمَا مَعَ صَلَاتِکَ وَتَصُوْمَ لَهُمَا مَعَ صِیَامِکَ [فتح القدیر، باب الحج عن الغیر، ج:۳، ص:۱۳۳]۔
ترجمہ: ایک شخص نے حضور صلی اللہ علی وسلم سے پوچھا میرے ماں باپ تھے میں ان کی زندگی میں ان کے ساتھ اچھا سلوک کرتا تھا ان کی وفات کے بعد ان کے ساتھ کیسے اچھا سلوک کروں تو حضور صلی اللہ علی وسلم نے فرمایا وفات کے بعد اچھا سلوک یہ ہے کہ اپنی نمازوں کے ساتھ ان دونوں کے لیے بھی نماز پڑھ اور اپنے روزوں کے ساتھ ان دونوں کے لیے بھی

روزہ رکھ۔

A man once asked the Prophet (Peace be upon him) that, "When my parents were alive, I treated them with kindness. How do I show kindness towards them after they have passed away?" The Prophet (Peace be upon him) said, "Kindness after their death is that you pray salah on their behalf along with your salah and you fast for them along with your fasting."

تشریح: معلوم ہوا کہ ماں باپ کے وصال کے بعد نفلی نمازوں روزوں کا ثواب انہیں پہونچایا جاسکتا ہے۔

میت کے لیے اجر

(۲۷) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنَّ رَجلاً قَالَ لِلنَّبِيِّ صلی الله علیه وسلم اِنَّ اُمِّيْ اُفْتُلِتَتْ نَفْسُهَا وَلَمْ تُوْصِ وَاَظُنُّهَا لَوْ تَكَلَّمَتْ تَصَدَّقَتْ فَهَلْ لَهَا اَجْرٌ اِنْ تَصَدَّقْتُ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ ، متفق علیه [مشکوۃ ، باب صدقة المرأة من الزوج ، ص:۱۷۲، مسلم شریف ، ج:۱ ، ص: ۳۲۴]۔

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک شخص آئے اور انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری ماں کا اچانک انتقال ہوگیا اور وہ کسی بات کی وصیت نہ کر سکی اور میرا گمان ہے کہ انتقال کے وقت اگر اسے کچھ کہنے سننے کا موقع ملتا تو وہ صدقہ ضرور کر دیتی تو اگر میں اس کی طرف سے صدقہ کروں تو اس کی روح کو ثواب پہونچے گا سرکار اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہاں پہونچے گا۔

Narrated by Aisha (May Allah be pleased with her) that a man came to the Prophet (Peace be upon

him) and said, "My mother died suddenly and I think that if she could speak, she would have given in charity. May I give in charity on her behalf?" He (Peace be upon him) said, "Yes! Give in charity on her behalf."

تشریح: معلوم ہوا کہ مردہ کی طرف سے صدقہ کرنا جائز ہے اور اس سے مردہ کو نفع پہونچتا ہے۔ میت کو کسی کار خیر کا ثواب بخشنا بہتر ہے۔

علامہ نووی رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث شریف کے تحت فرماتے ہیں کہ اَنَّ فِی ھٰذَا الْحَدِیْثِ اَنَّ الصَّدَقَۃَ عَنِ الْمَیِّتِ تَنفَعُ الْمَیِّتَ وَیَصِلُ ثَوَابُھَا وَھُوَ کَذٰلِکَ بِاِجْمَاعِ الْعُلَمَاءِ [ج:۱،ص:۳۲۴] یعنی اس حدیث شریف سے ثابت ہوا کہ اگر میت کی طرف سے صدقہ کیا جائے تو میت کو اس کا فائدہ اور ثواب پہونچتا ہے اسی پر علماء کا اتفاق ہے۔

صدقہ گناہوں کا کفارہ ہوتا ہے

(۲۸) عَنْ اَبِی ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَجُلاً قَالَ لِلنَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم اِنَّ اَبِی مَاتَ وَتَرَکَ مَالاً وَلَمْ یُوْصِ فَھَلْ یُکَفِّرُ عَنْہُ اِنْ اَتَصَدَّقَ عَنْہُ قَالَ نَعَم [مسلم شریف،ص:۴۱،ج:۱]

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک صاحب نے خدمت اقدس میں عرض کیا کہ میرے والد کا انتقال ہوگیا ہے اور انہوں مال چھوڑا اور وصیت نہیں کی ہے اگر ان کی طرف سے صدقہ کیا جائے تو کیا ان کے گناہوں کا کفارہ ہوگا فرمایا: ہاں۔

Narrated Abu Hurairah (May Allah be pleased with him) that a man came to the Prophet (Peace be upon him) and said, "My father has passed away and left behind him some wealth and he did not leave any will. If I give in charity on his behalf, will that act as a ransom for his sins?" The Prophet (Peace be

upon him) said, "Yes."

تشریح: معلوم ہوا کہ میت کی طرف سے صدقہ کرنا جائز ہے اگر چہ اس نے وصیت نہ کی ہو اور صدقہ گناہوں کا کفارہ ہوتا ہے۔

جنت میں بلند مقام کا سبب

(۲۹) عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِنَّ اللّٰہ عزوجل لَیَرْفَعُ الدَّرَجَةَ لِلْعَبْدِ الصَّالِحِ فِی الْجَنَّةِ فَیَقُوْلُ یَا رَبِّ اَنّٰی لِیْ هٰذِهٖ فَیَقُوْلُ بِاسْتِغْفَارِ وَلَدِكَ لَكَ رواه احمد [مشکوۃ، باب الاستغفار و التوبة، ص:۲۰۶]۔

ترجمہ: روایت ہے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے فرماتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جنت میں اللہ تعالیٰ نیک بندے کو مقام بلند عطا فرمائے گا تو وہ عرض کرے گا اے پروردگار میں اس کا کیسے مستحق ہوا تو ارشاد فرمائے گا تیرے لیے تیری اولاد کی دعائے مغفرت کی وجہ سے۔

Narrated Abu Hurairah (May Allah be pleased with him) that the Prophet (Peace be upon him) said that Allah will raise a man to a high status in Jannah and he will ask Allah how he reached this position. Allah will say to him it is due to your children who prayed for your forgiveness.

تشریح: (۱) یہ کہ نیک اولاد جو ماں باپ کو ان کے مرنے کے بعد ایصال ثواب اور استغفار وغیرہ سے یاد رکھے صدقہ جاریہ ہے اور رب کی رحمت ہے جس کے ذریعہ مردہ کو قبر میں فائدہ پہونچتا رہتا ہے۔

دوسرے یہ کہ شفاعت مومنین برحق ہے جس کا فائدہ میت کو پہونچتا ہے تیسرے یہ کہ اولاد کو چاہیے کہ ماں باپ کو دعائے خیر میں یاد رکھے ایسا بچہ نیکوکاروں میں شمار ہوگا۔

اولاد کی دعائے مغفرت ڈھیروں ثواب کا باعث

(۳۰)عَنْ اَبِي سَعِيْدِ اَلْخدْرِيِّ رضی اللہ تعالی عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صلی اللہ علیہ وسلم يُتْبَعُ الرَّجُلُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنَ الْحَسَنَاتِ اَمْثَالَ الْجِبَالِ فَيَقُوْلُ اَنّٰى هٰذَا فَيُقَالُ بِاسْتِغْفَارِ وَلِدِكَ لَكَ رواہ الطبرانی [شرح الصدور، النبر اس، ص:۳۴۸]

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن ایک شخص کو پہاڑوں کے برابر نیکیاں دے دی جائینگی تو وہ کہے گا کہ اتنی نیکیاں کیوں دی گئیں تو فرمایا جائے گا تیرے حق میں تیری اولاد کی دعائے مغفرت کے سبب۔

Abu Saeed Khudri (May Allah be pleased with him) says that the Prophet (Peace be upon him) said, "On the Day of Judgement a man will be given good deeds equal to the size of mountains so he will ask (Allah) why he is being given this. It will be said to him it is due your children praying for forgiveness for you."

تشریح: معلوم ہوا کہ اولاد کی دعائے مغفرت سے اللہ تعالی والدین کے درجات بلند فرماتا ہے اور اولاد کی جانب سے مغفرت کی دعا ماں باپ کے لیے ڈھیروں ثواب کا باعث ہے۔

میت کی طرف سے صدقہ کرنا

(۳۱)عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَجُلاً قَالَ يَا رَسُوْلَ اللہِ صلی اللہ علیہ وسلم اِنَّ اُمِّي تُوُفِّيَتْ أَفَيَنْفَعُهَا اِنْ تَصَدَّقْتُ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاِنَّ لِي مِخْرَفاً فَاُشْهِدُكَ قَدْ صَدَّقْتُ بِهٖ عَنْهَا [ترمذی شریف، باب ما جاء فی الصدقۃ عن المیت، ج:۱،ص:۸۵]

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یارسول اللہ میری ماں کا انتقال ہوگیا ہے اگر میں ان کی طرف سے صدقہ دوں تو انہیں فائدہ پہونچے گا ارشاد ہوا کہ ہاں اس شخص نے کہا میرا ایک باغ ہے میں حضور کو گواہ بنا کر اپنی ماں کی طرف سے صدقہ کر رہا ہوں۔

Narrated by Ibn Abbas (May Allah be pleased with him): A man said to the Prophet (Peace be upon him), "My mother died, will it benefit her if I give in charity on her behalf?" The Prophet (Peace be upon him) replied, "Yes." The man said, "I have a garden and I make you a witness that I give it in charity on her behalf."

تشریح: مذکورہ حدیث میں باغ کا ذکر ہے اور باغ میں یقیناً مختلف قسم کے پھل ہی ہوتے ہیں چنانچہ ایصال ثواب کے لیے ہمارے یہاں جو پھل وغیرہ رکھا جاتا ہے اس کی اصل یہ حدیث مبارکہ۔

سامان بخشش

(۳۲) عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا مَاتَ الْاِنْسَانُ انْقَطَعَ عَنْهُ عَمَلُهٗ اِلَّا مِنْ ثَلٰثَةٍ اِلَّامِنْ صَدَقَةٍ جَارِیَةٍ اَوْ عِلْمٍ یُنْتَفَعُ بِهٖ اَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ یَدْعُوْ لَهٗ، رواہ مسلم [مشکوۃ، کتاب العلم، ص: ۳۲]۔

ترجمہ: روایت ہے حضرت ابوہریرہ سے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب آدمی مرجاتا ہے تو اس کے عمل بھی ختم ہو جاتے ہیں مگر تین عمل صدقہ جاریہ اور وہ علم جس سے نفع حاصل کیا جائے اور وہ نیک بچہ جو اس کے لیے دعا مانگتا رہے۔

Narrated Abu Hurairah (May Allah be pleased with him) that the Prophet (Peace be upon him) said,

"When you pray over the dead, make a sincere supplication for him."

تشریح: معلوم ہوا کہ مرنے کے بعد نیکیوں کا دفتر بند کر دیا جاتا ہے مگر تین ایسی نیکیاں ہیں جو مرنے کے بعد بھی نیکیوں کے دفتر میں لکھی جاتی ہیں جن میں سے ایک صدقہ جاریہ ہے دوسرے علم نافع، تیسرے نیک اولاد جو اپنے مرنے والے والدین کے لیے دعاء مانگے تو اس کا نفع پہنچتا رہتا ہے۔

مسلمان میت کو ثواب ضرور پہونچے گا

(۳۳) عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ: اَنَّ الْعَاصَ بْنَ وَائِلٍ اَوْصٰى اَنْ يُعْتَقَ عَنْهُ مِاَةُ رَقَبَةٍ فَاَعْتَقَ ابْنُهٗ هِشَامٌ خَمْسِيْنَ رَقَبَةً فَاَرَادَ ابْنُهٗ عَمْرٌو اَنْ يُعْتِقَ عَنْهُ الْخَمْسِيْنَ الْبَاقِيَةَ فَقَالَ حَتّٰى اَسْئَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم فَاَتَى النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم! اِنَّ اَبِيْ اَوْصٰى اَنْ يُعْتَقَ عَنْهُ مِاَةُ رَقَبَةٍ وَاِنَّ هِشَامًا اَعْتَقَ عَنْهُ خَمْسِيْنَ وَبَقِيَتْ عَلَيْهِ خَمْسُوْنَ رَقَبَةً اَفَاُعْتِقُ عَنْهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم اِنَّهٗ لَوْ كَانَ مُسْلِمًا فَاَعْتَقْتُمْ عَنْهُ اَوْ تَصَدَّقْتُمْ عَنْهُ اَوْ حَجَجْتُمْ عَنْهُ بَلَغَهٗ ذٰلِكَ؟ [رواہ ابوداؤد، مشکوۃ، کتاب الوصایا ص: ۲۶۶]۔

ترجمہ: روایت ہے حضرت عمرو بن شعیب سے وہ اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے راوی کہ عاص بن وائل نے وصیت کی تھی کہ اس کی طرف سے سو غلام آزاد کر دیے جائیں تو اس کے بیٹے ہشام نے پچاس غلام آزاد کر دیے پھر اس کے بیٹے عمرو نے چاہا کہ باقی پچاس اس کی طرف سے وہ آزاد کر دیں، بولے میں تو آزاد نہ کروں گا یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھ لوں، چنانچہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے باپ نے وصیت کی تھی کہ اس کی طرف سے سو غلام آزاد کر دیے جائیں اور ہشام نے اس کی طرف سے پچاس آزاد کر دیے ہیں اور اس پر پچاس غلام باقی ہیں تو کیا اس کی طرف سے میں آزاد کر دوں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر وہ مسلمان ہوتا پھر تم اس کی طرف سے آزاد کرتے یا اس کی طرف سے صدقہ کرتے یا حج کرتے

تو یہ سب کچھ اسے پہونچ جاتا۔

Narrated Amr ibn Shuaib (May Allah be pleased with him) on his father's authority who said that his grandfather said that Al-aas ibn Wail made a will that a hundred slaves should be emancipated on his behalf. His son Hisham emancipated fifty slaves and his son Amr intended to emancipate the remaining fifty on his behalf, but he said, "I should first ask the Messenger of Allah (Peace be upon him)." He came to the Prophet (Peace be upon him) and said, "O Messenger of Allah (Peace be upon him), my father left in his will that a hundred slaves should be emancipated on his behalf and Hisham has emancipated fifty on his behalf and fifty remain. Shall I emancipate slaves on his behalf?" The Messenger (Peace be upon him) said, "Had he been a Muslim and you had emancipated slaves on his behalf or given sadaqah or performed the pilgrimage, its reward would have reached him."

تشریح: اس فرمان عالی سے چند مسئلے معلوم ہوئے۔
(۱) کافر کو ثواب بخشنا منع ہے. کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی اجازت نہ دی۔
(۲) اگر اسے ایصال ثواب کیا بھی جائے تو ثواب پہونچتا نہیں۔
(۳) مسلمانوں کو ہر قسم کی عبادات کا ثواب بخشنا جائز ہے اور انہیں پہونچتا بھی ہے. دیکھو

!غلام آزاد کرنا صدقہ وخیرات وحج مختلف قسم کی عبادتیں ہیں مگر سب کے متعلق حضور نے فیصلہ فرمایا کہ اگر وہ مسلمان ہوتا تو ثواب پہونچ جاتا معلوم ہوا کہ مرنے والے کی طرف سے صدقہ کیا جائے یا حج کیا جائے یا غلام آزاد کئے جائیں تو اس کو ثواب پہونچتا ہے بشرطیکہ جسے پہونچایا جا رہا ہے وہ مسلمان ہو۔

مرنے کے بعد بھی سات چیزیں باعث اجر ہیں

(۳۴)عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رسولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ سَبْعٌ یَجْرِیْ لِلْعَبْدِ اَجْرُھُنَّ وَھُوَ فِیْ قَبْرِہٖ بَعْدَ مَوْتِہٖ مَنْ عَلَّمَ عِلْماً اَوْ کَرَیٰ نَھْراً اَوْحَفَرَ بِئْراً اَوْغَرَسَ نَخْلاً اَوْبَنٰی مَسْجِداً اَوْوَرَّثَہٗ مُصْحَفاً اَوْتَرَکَ وَلَداً یَسْتَغْفِرُ لَہٗ بَعْدَ مَوْتِہٖ [الترغیب، کتاب العلم]۔

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سات کام ہیں جن کا ثواب بندہ کی موت کے بعد بھی جاری رہتا ہے جب کہ وہ اپنی قبر میں ہوتا ہے (۱) جس نے علم سکھایا، (۲) جس نے نہر بنوائی۔ (۳) یا کنواں کھودوایا۔ (۴) یا درخت لگوایا۔ (۵) یا مسجد بنوائی۔ (۶) یا قرآن پڑھنے کے لیے چھوڑا۔ (۷) یا اولاد چھوڑی جو اس کے مرنے کے بعد اس کے لیے مغفرت وبخشش کی دعا کرے۔

Narrated Anas (May Allah be pleased with him) that the Prophet (Peace be upon him) said, "There are 7 deeds that a person receives its rewards even after his death when he is in his grave:

1) The one who taught knowledge. 2) The one who constructed a river. 3) Or dug a well. 4) Or planted a tree. 5) Or built a Masjid. 6) Or left a Quran for

people to read. 7) Or left behind pious children who pray for his forgiveness and expiation after his death."

تشریح: ثابت ہوا کہ فرائض و وجبات کے علاوہ مذکورہ امور خیر کا ثواب انسان کی موت کے بعد بھی جاری رہتا ہے۔

دوزخ سے آزادی نصیب ہوگی

حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں

(۳۵)مَنْ حَجَّ عَنْ وَالِدَیْہِ بَعْدَ وَفَاتِہٖ کَتَبَ اللّٰہُ لَہٗ عَتِیْقًا مِنَ النَّارِ کَانَ لِلْمَحْجُوْجِ عَنْھُمَا اَجْرُ حَجَّۃٍ تَامَّۃٍ مِنْ غَیْرِ اَنْ یَّنْقُصَ مِنْ اُجُوْرِ ھِمَا شَیْئٌ [ترغیب]

ترجمہ: جو اپنے والدین کی وفات کے بعد ان کی طرف سے حج کرے اللہ تعالی اس کے لیئے دوزخ سے آزاد لکھے گا اور ان دونو کے واسطے پورے حج کا ثواب ہوگا جس میں اصلا کمی نہ ہو۔

The Prophet (Peace be upon him) used to say that when a person does Hajj for his parents, after their death, then Allah frees him from hellfire and He writes that with Himself, and both of his parents will be given the full reward of Hajj without reducing any amount from it

تشریح: ثابت ہوا کہ جو شخص اپنے والدین کی وفات کے بعد ان کی طرف سے ایصال ثواب کی نیت سے حج کرے تو ایسے کو دوزخ سے آزادی نصیب ہوگی اور اس کے والدین اور اس شخص کو مکمل ایک حج کا ثواب ملے گا اور قبر میں راحت نصیب ہوگی۔

دس حج کا ثواب

(۳۶)عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ عَلَیۡہِ الصَّلاۃُ وَ السَّلامُ قَالَ مَنْ حَجَّ عَنْ اَبِیۡہِ وَ اُمِّہٖ فَقَدْ قَضٰی عَنْہُ حَجَّتَہٗ وَ کَانَ لَہٗ فَضْلُ عَشْرِ حِجَجٍ [فتح القدیر کتاب الحج عن الغیر ج:۳، ص:۱۴۶]۔

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو اپنے ماں باپ کی طرف سے حج کرے ان کی طرف سے حج ادا ہو جائے اور اسے دس حج کا ثواب زیادہ ملے۔

Narrated Jabir ibn Abdullah (May Allah be pleased with him) from the Prophet (Peace be upon him) that he said, "Whoever does Hajj on behalf of his parents and if the Hajj gets accepted (by Allah), he will get the reward of doing ten Hajj."

تشریح: معلوم ہوا کہ جو شخص باپ کی طرف سے یا ماں کی طرف سے حج کرے یا ان کا قرض ادا کر دے تو ایسے شخص کو دس گنا حج کا ثواب عطا کیا جاتا ہے۔

ماں باپ کی روحیں خوش ہوتی ہیں

(۳۷)عَنْ زَیۡدِ بۡنِ اَرۡقَمَ قَالَ قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَ سَلَّمَ اِذَا حَجَّ الرَّجُلُ عَنْ وَالِدَیۡہِ تُقُبِّلَ مِنْہُ وَ مِنْہُمَا وَ اسۡتَبۡشَرَتۡ اَرۡوَاحُہُمَا فِی السَّمَاءِ وَ کُتِبَ عِنۡدَ اللّٰہِ بَرًّا [فتح القدیر کتاب الحج عن الغیر ج:۳ رص ۱۴۶]

ترجمہ: زید بن ارقم رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انسان جب اپنے والدین کی طرف سے حج کرتا ہے وہ حج اس کی اور اس کے والدین کی طرف سے قبول کیا جاتا ہے اور ان کی روحیں آسمان میں اس سے شاد ہوتی ہیں اور یہ شخص

اللہ عزوجل کے نزدیک ماں باپ کے ساتھ نیک سلوک کرنے والا لکھا جاتا ہے۔

Narrated Zaid ibn Arqam (May Allah be pleased with him) that the Prophet (Peace be upon him) said, "Man when after the death of his parents does Hajj on their behalf, his Hajj is accepted and it also accepted on behalf of his parents and their souls become happy in the sky and this man is written with Allah as the one who treats his parents kindly."

تشریح: معلوم ہوا کہ جو شخص اپنے والدین کے انتقال کے بعد ان کی طرف سے حج کرے تو تینوں کی طرف سے حج قبول کیا جاتا ہے اور ماں باپ کی طرف سے حج کرنے والا اپنے والدین کے ساتھ نیک سلوک کرنے والا لکھا جاتا ہے اور ماں باپ کی روحیں اولاد کی نیکیوں سے خوش ہوتی ہیں.

روزِ محشر نیکوں کا ساتھ نصیب ہوگا

(۳۸) عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما عَنْهُ علیہ السلام قَالَ مَنْ حَجَّ عَنْ وَالِدَيْهِ وَقَضٰى عَنْهُمَا مَغْرَمًا بَعَثَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَعَ الأَبْرَارِ۔ [المعجم الاوسط، سنن الدار قطنی، فتح القدیر کتاب الحج، ج:۳، ص:۱۴۶]

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے وہ رسول پاک علیہ السلام سے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: جو اپنے ماں باپ کی طرف سے حج کرے یا ان کا قرض ادا کرے روز قیامت نیکوں کے ساتھ اٹھے گا۔

Narrated from Ibn Abbas (May Allah be pleased with him) that the Prophet (Peace be upon him) said, "Whoever performs Hajj on behalf of his parents or pays off their debts then, on the Day of Judgement,

he will be resurrected amongst the pious."

تشریح: معلوم ہوا جو شخص ماں باپ کو حج کا ثواب پہونچائے یا ان کی طرف سے حج کرے یا ان کے قرض کو ادا کر دے تو روز قیامت ایسا شخص نیکو کاروں کے ساتھ اٹھایا جائے گا۔

حج مقبول کے برابر ثواب

(۳۹) حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:

مَنْ زَارَ قَبْرَ وَالِدَيْهِ اَوْ اَحَدِهِمَا اِحْتِسَابًا كَانَ كَعَدْلِ حَجَّةٍ مَبْرُوْرَةٍ وَمَنْ كَانَ زَوَّارًا لَهُمَا زَارَتِ الْمَلَائِكَةُ قَبْرَهُ [نوادر الاصول]

ترجمہ: یعنی جو بہ نیت ثواب اپنے والدین یا ایک کی زیارت قبر کرے حج مقبول کے برابر ثواب پائے اور جو بہ کثرت ان کی زیارت قبر کرتا ہو فرشتے اس کی قبر کی زیارت کو آئیں۔

تشریح: معلوم ہوا والدین کی قبر کی زیارت کرنے پر حج مقبول کا ثواب ملتا ہے اور بکثرت والدین کی قبر کی زیارت کرنے والی اولاد کی زیارت کرنے فرشتے بعد وفات اس کی قبر میں آئیں گے۔

The Prophet (Peace be upon him) used to say that when a man, with the intention of goodness, visits the

grave of at least one of his parents receives the reward of a complete Hajj and the one who frequently visits his parents' graves, then angels will visit his grave (after his death).

حروف یٰسین شریف کی تعداد برابر مغفرت

(۴۰) حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:

مَنْ زَارَ قَبْرَ وَالِدَيْهِ أَوْ أَحَدِهِمَا فِيْ كُلِّ جُمْعَةٍ فَقَرَأَ عِنْدَهُ "يٰسٓ" غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ بِعَدَدِ كُلِّ حَرْفٍ مِنْهَا [کنزالایمان، کتاب النکاح]

ترجمہ: یعنی جو ہر جمعہ والدین یا ایک کی زیارت قبر کرکے وہاں یٰسین پڑھے تو یٰسین شریف میں جتنے حرف ہیں ان سب کی گنتی کے برابر اللہ تعالیٰ اس کے لیے مغفرت فرمائے۔

Narrated Anas (May Allah be pleased with him) that he heard the Prophet (Peace be upon him) say that when a person dies and his family members give Sadaqah (charity) on his behalf then the angel Jibreel (AlayhisSalam) keeps that (reward) on a plate of Noor (light) and stands beside his grave and says, “O, the owner of this grave, this is a gift that your family has sent for you so accept it.” The man becomes happy about it and tells everyone around him in his grave and of his neighbours who don't receive such deeds from their family, they become sad.

تشریح: اس فرمان رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے چند باتیں واضح طور پر معلوم ہوئیں

(۱) والدین کی قبر کی زیارت کے لیے ہر جمعہ جانا جائز و درست ہے۔

۲) زیارت کے لیے دن مقرر کرنا بھی درست ہے

(۳) ماں باپ دونوں یا ان میں سے کسی ایک کی قبر کی زیارت کرنے کے بعد یٰسین شریف پڑھکر ثواب پہونچانے والی اولاد کو یٰسین شریف کے ہر ہر حرف کے بدلے مغفرت کی خوشخبری ہے۔

مصادر و مراجع

بخاری شریف	امم ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری
مسلم شریف	امام ابوالحسین مسلم بن حجاج قشیری
ابوداؤد شریف	امام ابوداؤد سلیمان بن اشعث بجستانی
ترمذی شریف	امام ابوعیسی محمد بن عیسی ترمذی
نسائی شریف	امام ابوعبدالرحمن احمد بن شعیب نسائی
ابن ماجہ شریف	امام ابوعبداللہ محمد بن یزید ابن ماجہ
مشکوۃ شریف	علامہ ولی الدین تبریزی
طبرانی شریف	امام ابوالقاسم سلیمان بن احمد طبرانی
الترغیب والترہیب	امام زکی الدین منذری
کنز العمال	علامہ علی متقی بن حسام الدین ہندی برہان پوری
مصنف ابن ابی شیبہ	
مجمع الزوائد	حافظ نورالدین علی بن ابی بکر ہیثمی
شرح الصدور	
عمدۃ القاری شرح بخاری:	امام بدرالدین ابومحمد محمود بن احمد عینی
مرقات شرح مشکوۃ	علامہ ملا علی بن سلطان قاری
نزہۃ القاری شرح بخاری	شارح بخاری مفتی شریف الحق امجدی رحمۃ اللہ علیہ
النبراس	علامہ محمد عبدالعزیز فرہاری رحمۃ اللہ علیہ
فتح القدیر	علامہ ابن الہمام کمال الدین محمد بن عبدالواحد رحمۃ اللہ علیہ
درمختار	محمد بن علی المعروف بعلاء الدین حصکفی
ردالمحتار	خاتمۃ المحققین علامہ ابن عابدین شامی رحمۃ اللہ علیہ
بحر الرائق	علامہ زین الدین المعروف بابن نجیم المصری
فتاوی ملک العلماء	تلمیذ وخلیفہ اعلیٰ حضرت علامہ سید ظفر الدین بہاری علیہ الرحمہ

تعارف مولف

از: ماہر لسانیات ابو العطر حضرت علامہ مفتی عبد السلام امجدی،
ایڈیٹر سہ ماہی ندائے برکات نیپال

مذہب اسلام کی اشاعت دین حق کی تبلیغ اور مسلک اعلیٰ حضرت کی پاسبانی کے لیے علم دین سے آراستہ ہونے کے ساتھ خوش اخلاقی، شیریں کلامی، بلند ہمتی، دینی حمیت، خلوص و وفا، قول وفعل میں توافق، راست گوئی، دوراندیشی، عقابی نظر، قائدانہ صلاحیت، ماضی کا مطالعہ، مستقبل پر نظر، اصابت فکر، زبان و بیان پر قدرت اور شوق و جذبہ جیسے اوصاف بھی نہایت ضروری ہیں اور بحمدہ تعالیٰ ملک نیپال کے ضلع دھنوشہ کے ایک مشہور و معروف قریہ تاراپٹی کے گلشن میں کھلنے والے پھول جامع منقولات و معقولات، ماہر لسانیات حضرت العلام مفتی محمد رحمت علی امجدی برکاتی زید مجدہ السامی میں مذکورہ تمام اوصاف و کمالات کی خوشبو موجود ہے اس گل خوش رنگ کی علمی و اخلاقی خوشبو سے اطراف و اکناف کا ہر قریہ و قصبہ معطر ہے مولف موصوف مختلف علوم وفنون مثلاً فقہ و فتاوی، حدیث اصول حدیث تفسیر بلاغت معانی توقیت منطق عربی ادب اردو ادب اور تحریر و تقریر میں کامل دسترس رکھتے ہیں اور کیوں نہ ہو کہ آپ نے ان علوم کی تحصیل کے لیے ماہر و یکتائے روزگار اساتذہ کرام کی بارگاہوں میں زانوئے تلمذ تہہ کیا ہے جنہوں نے نہ صرف پڑھایا ہے بلکہ سنوارا بھی ہے اور میکدۂ علم وفن سے علم و حکمت کا جام و سبو پلایا بھی ہے۔

نام و نسب: محمد رحمت علی بن محمد حبیب الرحمن بن عبد الرحمن

ولادت: ۲۸ / ۵ / ۱۹۷۷ء میں تاراپٹی وارڈ نمبر ۷، ضلع دھنوشہ میں ہوئی۔

ابتدائی تعلیم: گاؤں کے مکتب میں ہی ابتدائی تعلیم حاصل کی، ابتدائی تعلیم کے اساتذہ میں حضرت مولانا شرف الدین صاحب نے بڑی دلچسپی کے ساتھ آپ کی تعلیم و تربیت فرمائی۔

اعلیٰ تعلیم: ابتدائی تعلیم حاصل کرنے کے بعد اعلیٰ تعلیم کے لیے گاؤں سے باہر کا رخ کیا اس وقت دارالعلوم گلشن مدینہ اٹہروا کھریانی کا علاقہ میں شہرہ تھا اس لیے آپ کے برادر اکبر حضرت مولانا احمد حسین نے آپ کا داخلہ وہاں کروا دیا جہاں آپ نے تقریباً تین سال مفتی محمد امین الدین نوری اور مولانا ذاکر حسین نوری سے جام علم وحکمت سے سیرابی حاصل کرتے رہے مگر ابھی تشنگی باقی تھی اس لیے اس تشنگی کو بجھانے کے لیے ۱۴۱۸ھ میں ملک نیپال کے مرکزی ادارہ جامعہ حنفیہ غوثیہ میں داخلہ لے کر جماعت ثالثہ کی تکمیل کی، ثالثہ کی تکمیل کے بعد ملک ہند کا رخ کیا اور ضیاء الاسلام ادری میں داخلہ لے کر عالمیت کی سند حاصل کی۔

فضیلت: عالمیت کی سند حاصل کرنے کے بعد فضیلت کی تکمیل کے لیے عالمگیر شہرت یافتہ مرکزی ادارہ طیبۃ العلماء جامعہ امجدیہ رضویہ گھوسی، مئو میں داخلہ لے کر پورے دو سال سابعہ اور ثامنہ کی تکمیل کر کے ۲۰۰۲ء میں عرس امجدی کے موقع پر محدث کبیر دامت برکاتہم القدسیہ کے مبارک ہاتھوں سے آپ کے سر دستار فضیلت باندھی گئی اور اسی سال روایت حفص کی سند حاصل کی اور مزید قرأت سبعہ کی بھی تعلیم حاصل کی۔

تخصص فی الفقہ: فضیلت کے بعد تدریسی خدمات انجام دینے کا ارادہ تھا مگر حضور امین شریعت مفتی امین الدین علیہ الرحمہ کے مشورہ پر آپ تخصص فی الفقہ کے لیے کمربستہ ہوئے اور جامعہ امجدیہ رضویہ سے ۲۰۰۴ء میں تخصص فی الفقہ کی سند حاصل کی۔

تدریسی خدمات: دارالعلوم نور محمدی مناور ضلع دھار میں ایک سال شیخ الحدیث اور صدر المدرسین کے منصب پر فائز رہے۔

۲۰۰۵ء سے ۲۰۰۹ء تک دارالعلوم حنفیہ سنیہ مالیگاؤں میں تدریسی فریضہ انجام دیا۔

ایک سال شیر پور مہاراشٹر کے مدرسہ میں بحیثیت شیخ الحدیث رہے شیر پور سے مستعفی ہونے کے بعد ۲۰۱۱ء تا ۲۰۱۲ء دارالعلوم حنفیہ سنیہ مالیگاؤں ۲۰۱۲ء سے تا حال جامعہ اہل سنت صادق العلوم شاہی مسجد گھاس بازار ناسک میں بحیثیت شیخ الحدیث و نائب صدر المدرسین درس وتدریس کی خدمات انجام دے رہے ہیں۔ اور ساتھ ہی ساتھ

صوبہ مہاراشٹر کا فقہ حنفی کا مفتی ساز منفرد ادارہ امام احمد رضا لرننگ اینڈ ریسرچ سینٹر ناسک میں بھی فقہی خدمات پر مامور ہیں.

بیعت : بدست اقدس حضرت سید شاہ امین میاں دامت برکاتہم العالیہ مارہرہ شریف ۲۰۰۱ء میں شرف بیعت حاصل کیا۔

خلافت : ممتاز الفقہاء محدث کبیر علامہ ضیاء المصطفیٰ قادری نے ۲۰۱۳ء میں اور داماد حضور تاج الشریعہ مفتی محمد شعیب رضا نعیمی نے ۲۰۱۷ء میں تمام سلاسل کی اجازت مرحمت فرمائی۔

اساتذہ : محدث کبیر علامہ ضیاء المصطفےٰ قادری بانی جامعہ امجدیہ گھوسی ،مناظر اہل سنت حضور بحر العلوم مفتی عبد المنان اعظمی علیہ الرحمہ ،حضور شیر نیپال حضرت علامہ مفتی جیش محمد صدیقی لہنہ شریف ،مفکر اسلام جامع منقولات و معقولات حضرت علامہ عبد الرحمن رضوی مصباحی ،فقیہ اہل سنت حضرت علامہ مفتی آل مصطفیٰ مصباحی ،عمدۃ المحدثین حضرت علامہ صدیق رضوی مصباحی ،مناظر اہل سنت مفتی شمشاد احمد مصباحی ، ادیب شہیر حضرت علامہ مفتی ابو الحسن قادری اساتذہ جامعہ امجدیہ رضویہ گھوسی یو پی ،خلیفہ شہر نیپال مفتی احمد حسین برکاتی مصباحی ،حضرت علامہ عرش محمد دار العلوم اہلسنت ضیاء العلوم ادری ،صوفی با صفا حافظ احادیث کثیرہ حضرت علامہ مفتی امین الدین مصباحی رحمۃ اللہ علیہ۔

تصنیفات : چالیس احادیث ایصال ثواب مطبوعہ ،ویل کیا ہے؟ ،مومن کا روزہ ،مسائل لقمہ ،احادیث علم غیب مصطفیٰ ، اول الذکر زیور طباعت سے آراستہ ہونے جا رہی ہے جو عنقریب قارئین کے ہاتھوں میں ہوگی اور ابھی باقی کتابیں زیر ترتیب ہیں۔

اللہ تعالی کی بارگاہ میں دعا ہے کہ مولف موصوف کے علم و عمر میں خوب برکتیں نازل فرمائے اور آپ کی اس علمی کاوش کو قبول انام فرمائے۔

ابو العطر محمد عبد السلام امجدی برکاتی عفی عنہ
صدر المدرسین دار العلوم برکاتیہ مدینۃ العلوم لہان عید گاہ محلہ نیپال

برائے مغفرت وترقی درجات

مرحوم حاجی محمد بن فقیر محمد منیار

مرحومہ فاطمہ محمد منیار

مرحومہ حجن فاروقہ اختر منیار (مریدہ مفتی نانپارہ علیہ ارحمہ)

وکل امت محمدیہ